﴿......اِنَّ الفَضلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤتِيهِ مَن يَّشَآء☆﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَن يَّبعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَّحمُوداً﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

ہفت روزہ

الفضل

انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :— نصیر احمد قمر

جلد ۸ جمعۃ المبارک ۶/اپریل ۲۰۰۱ء شمارہ ۱۴

۱۲/محرم الحرام ۱۴۲۲ ہجری ☆ ۶/شہادت ۱۳۸۰ ہجری شمسی

صفت مالکیت کی حقیقت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

"جب بندہ نماز میں سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے مالک یوم الدین کہتاہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے نے میری عظمت کا اقرار کیا اور تمام معاملات میرے سپرد کر دئے۔

(صحیح مسلم کتاب الصلوٰۃ باب وجوب قراءۃ)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہئے

جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا

"ہماری جماعت بہت خوش نصیب ہے۔ اس کو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ اس نے اپنے فضل سے ہدایت عطا فرمائی۔ لیکن یہ ابھی ابتدائی حالت ہے۔ مَیں خوب جانتا ہوں کہ ابھی بہت سی کمزوریاں اس میں پائی جاتی ہیں۔ اس لئے سمجھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے: قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا وَ قَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا جس کا مطلب یہ ہے کہ نجات پا گیا وہ شخص جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کر لیا اور خائب و خاسر ہو گیا وہ شخص جو اس سے محروم رہا۔ اس لئے اب تم لوگوں کو سمجھنا چاہئے کہ تزکیۂ نفس کس کو کہا جاتا ہے۔

سو یاد رکھو کہ ایک مسلمان کو حقوق اللہ اور حقوق العباد کو پورا کرنے کے واسطے ہمہ تن تیار رہنا چاہئے اور جیسے زبان سے خدا تعالیٰ کو اس کی ذات اور صفات میں وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے ایسے ہی عملی طور پر اس کو دکھانا چاہئے اور اس کی مخلوق کے ساتھ ہمدردی اور ملائمت سے پیش آنا چاہئے اور اپنے بھائیوں سے کسی قسم کا بھی بغض، حسد اور کینہ نہیں رکھنا چاہئے اور دوسروں کی غیبت کرنے سے بالکل الگ ہو جانا چاہئے۔ لیکن مَیں دیکھتا ہوں کہ یہ معاملہ تو ابھی دُور ہے کہ تم لوگ خدا تعالیٰ کے ساتھ ایسے ازخود رفتہ اور محو ہو جاؤ کہ بس اُسی کے ہو جاؤ اور جیسے زبان سے اس کا اقرار کرتے ہو عمل سے بھی کر کے دکھاؤ۔ ابھی تو تم لوگ مخلوق کے حقوق کو بھی کماحقہٗ ادا نہیں کرتے۔ بہت سے ایسے ہیں جو آپس میں فساد اور دشمنی رکھتے ہیں اور اپنے سے کمزور اور غریب شخصوں کو نظر حقارت سے دیکھتے ہیں اور بدسلوکی سے پیش آتے ہیں اور ایک دوسرے کی غیبتیں کرتے اور اپنے دلوں میں بغض اور کینہ رکھتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم آپس میں ایک وجود کی طرح بن جاؤ۔ اور جب تم ایک وجود کی طرح ہو جاؤ گے اس وقت کہہ سکیں گے کہ اب تم نے اپنے نفسوں کا تزکیہ کر لیا۔ کیونکہ جب تک تمہارا آپس میں معاملہ صاف نہیں ہو گا اس وقت تک خدا تعالیٰ سے بھی معاملہ صاف نہیں ہو سکتا۔ گو ان دونوں قسم کے حقوق میں بڑا حق خدا تعالیٰ کا ہے مگر اس کی مخلوق کے ساتھ معاملہ کرنا یہ بطور آئینہ کے ہے۔ جو شخص اپنے بھائیوں سے صاف صاف معاملہ نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتا۔

یاد رکھو۔ اپنے بھائیوں کے ساتھ بکلّی صاف ہو جانا یہ آسان کام نہیں بلکہ نہایت مشکل کام ہے۔ منافقانہ طور پر آپس میں ملنا جلنا اَور بات ہے مگر سچی محبت اور ہمدردی سے پیش آنا اَور چیز ہے۔ یاد رکھو اگر اس جماعت میں سچی ہمدردی نہ ہو گی تو پھر یہ تباہ ہو جائے گی۔ اور خدا اس کی جگہ کوئی اَور جماعت پیدا کر لے گا۔

ہمارے نبی کریم ﷺ نے جو جماعت بنائی تھی، ان میں سے ہر ایک زکی نفس تھا اور ہر ایک نے اپنی جان کو دین پر قربان کر دیا ہوا تھا۔ ان میں سے ایک بھی ایسا نہ تھا جو منافقانہ زندگی رکھتا ہو۔ سب کے سب حقوق اللہ اور حقوق العباد کو ادا کرنے والے تھے۔ سو یاد رکھو اس جماعت کو بھی خدا تعالیٰ انہیں کے نمونہ پر چلانا چاہتا ہے اور صحابہؓ کے رنگ میں رنگین کرنا چاہتا ہے۔ جو شخص منافقانہ زندگی بسر کرنے والا ہو گا وہ آخر اس جماعت سے کاٹا جائے گا۔"

(ملفوظات جلد دہم۔ صفحہ ۷۲ تا ۷۴)

حسد سے بچو کیونکہ یقیناً حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو

اخلاق سے ہی دنیا کے دل جیتے جا سکتے ہیں۔ اس جماعت کا فرض ہے کہ اخلاق کے ساتھ دلوں پر حکومت کرے

احمدیوں کو ایک دوسرے کے اخلاق کی نگرانی اس طرح کرنی چاہئے کہ جیسے انسان شیشہ دیکھتا ہے تو وہ اسے اس کے داغ دکھا دیتا ہے مگر اس طریق پر کہ اس کو غصہ نہیں آتا اور وہ دوسرے کو اس کے عیوب نہیں دکھاتا

(حسد کے متعلق قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے جماعت کو نصائح)

(خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۳/مارچ ۲۰۰۱ء)

لندن (۲۳/مارچ): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے سورۃ الفلق کی تلاوت کی اور اس کے ترجمہ کے بعد مختصراً اس کی آیات کے معانی بیان فرمائے۔

حضور نے فرمایا کہ اس میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ ان چیزوں کے شرّ سے پناہ مانگتا ہوں جو خدا نے پیدا کی ہیں۔ سو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے تو کوئی شرّ پیدا نہیں کیا۔ در حقیقت اللہ تعالیٰ نے ہر چیز بھلائی کے لئے پیدا کی ہے اور اس کے فقدان کا نام شرّ ہے۔ جیسے سایہ روشنی کے فقدان کا نام ہے۔ اسی طرح

شر اُس بھلائی سے فائدہ نہ اٹھانے کا نام ہے۔ اور گرہوں میں پھونکیں مارنے والی سے مراد ایسی قومیں ہیں جو Divide & Rule کے اصول پر عمل کرتی ہیں۔ یہی قومیں انسان کو انسان سے لڑاتی اور طاقتور سے طاقتور ملکوں کو بھی زیر نگیں کر لیتی ہیں۔ پھر اس سورۃ میں حاسد کے شر سے پناہ مانگنے کا ذکر ہے جب وہ حسد کرے۔ حضور نے فرمایا کہ حاسد کوئی شخص فطرۃً ہو سکتا ہے۔ حسد ہمیشہ اُسی وقت کرے گا جب دوسرا ترقی کر رہا ہو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں اس بات کی پیشگوئی ہے کہ اسلام ترقی کرتا چلا جائے گا اور جب ترقی کرے گا تو دوسرے کو حسد پیدا ہوگا۔ اس میں یہ پیشگوئی ہے کہ تمہیں ہمیشہ ہمیش کے لئے ترقی کی راہ پر آگے بڑھنا ہے اور دشمن کے لئے ہمیشہ حسد کے مواقع پیدا ہوتے رہیں گے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حسد کے متعلق آنحضرت ﷺ کی بعض احادیث پڑھ کر سنائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ حسد سے بچو کیونکہ یقیناً حسد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو۔ اسی طرح آپؐ نے فرمایا کہ تم آپس میں بغض نہ رکھو اور نہ ایک دوسرے سے حسد کرو۔ اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں گزشتہ اقوام کی بیماریاں آہستہ آہستہ پھیل جائیں گی جو حسد اور بغض ہیں اور بغض دین کو مونڈھ دینے والی بیماری ہے۔ آنحضرت ﷺ کا اس سلسلہ میں یہ ارشاد ہے کہ تم آپس میں السلام علیکم کو رواج دو۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ تو روزمرہ کا یہاں کا دستور ہے کہ ایک دوسرے کو سلام کہتے ہیں۔ دراصل یہاں السلام علیکم سے حقیقی السلام علیکم مراد ہے یعنی سلام کہنے والا یہ خوشخبری دیتا ہے کہ تمہیں میری طرف سے کبھی کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اب تو پاکستان میں السلام علیکم کہنے پر احمدیوں کو سزائیں دی جاتی ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ منحوسوں کو دل میں سلام کہنا چاہئے۔ وہاں کے احمدیوں کو یہی نصیحت ہے کہ دل سے ہر ایک کی بھلائی چاہیں اور منہ سے نہ کہیں۔ آنحضرت ﷺ جس السلام علیکم کی بات کرتے ہیں وہ دل سے نکلتا ہے اور یقین دلا دیتا ہے کہ میری طرف سے تمہیں شر نہیں پہنچے گا۔

اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تین چیزیں وہ ہیں جو تمام گناہوں کی جڑ ہیں۔ تکبر سے بچو کیونکہ ابلیس کو تکبر نے ہی اس بات پر انگیخت کی کہ اس نے آدم کی اطاعت سے انکار کیا۔ حرص سے بچو کیونکہ حرص نے ہی آدم کو شجر ممنوعہ کا پھل کھانے پر مجبور کر دیا۔ حسد سے بچو کیونکہ آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک کو حسد نے ہی اس بات پر آمادہ کیا کہ اس نے اپنے ساتھی کو قتل کر دیا۔

حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ بعض دفعہ حسد کا لفظ رشک کے معنوں میں بھی آتا ہے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حسد یعنی رشک صرف دو باتوں میں جائز ہے۔ ایک یہ کہ کسی کو اللہ نے مال دیا ہو اور وہ اسے حق کے رستہ میں خرچ کرے۔ دوسرا وہ جسے اللہ نے حکمت دی ہو اور وہ اس کے ذریعہ فیصلے بھی کرتا ہو اور اس کی تعلیم بھی دیتا ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مَیں نے اخلاق کی بہتری کے لئے یہ مضمون چنے ہیں۔ اخلاق سے ہی دنیا کے دل جیتے جا سکتے ہیں۔ اس جماعت کا فرض ہے کہ اخلاق کے ساتھ دلوں پر حکومت کرے نہ کہ ظاہری حکومت کو اپنے سامنے رکھے۔ احمدیوں کو ایک دوسرے کے اخلاق کی نگرانی اس طرح کرنی چاہئے کہ جیسے انسان شیشہ دیکھتا ہے تو وہ اسے اس کے داغ دکھا دیتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے فرمان کے مطابق ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے۔ جب انسان شیشہ دیکھتا ہے تو وہ اس کے عیوب اس پر ظاہر کرتا ہے مگر اس طریق پر کہ اس پر اس کو غصہ نہیں آتا۔ وہ کسی دوسرے کو اس کے عیوب نہیں دکھاتا۔ اسے چاہئے کہ اس رنگ میں نصیحت کرے کہ اس پر غصہ نہ آئے بلکہ اس کے نتیجہ میں پیار بڑھے۔

اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے حسد کے موضوع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختلف ارشادات پڑھ کر سنائے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہتا ہے کہ اس کی وجہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچے، اسے کینہ ور نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا ہے کہ جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔ خدا تعالیٰ جب مومن کی مدد کرتا ہے تو زمین پر اس کے کئی حاسد بنا دیتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مَیں امید رکھتا ہوں کہ جماعت ہمیشہ حاسدین کو حسد کا موقعہ دیتی رہے گی یعنی بڑھتی رہے گی اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان کے حاسد ہوں گے ان کو اللہ تعالیٰ اپنے غیظ و غضب کا نشانہ بنائے گا۔

بن رہی ہے آسماں پر ایک پوشاکِ جدید

(منظوم کلام حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

ذرہ ذرہ میں نشاں ملتا ہے اس دلدار کا
اس سے بڑھ کر کیا ذریعہ چاہئے اظہار کا
فلسفی ہے فلسفہ سے رازِ قُدرت ڈھونڈتا
عاشقِ صادق ہے جویاں یار کے دیدار کا
عقل پر کیا طالبِ دنیا کی ہیں پردے پڑے
ہے عمارت پر فدا منکر مگر معمار کا
تیری رہ میں موت سے بڑھ کر نہیں عزّت کوئی
دار پر سے ہے گزرتا راہ تیرے دار کا
غیر کیوں آگاہ ہو راز محبت سے مرے
دشمنوں کو کیا پتہ ہو میرے تیرے پیار کا
ڈھونڈتا پھرتا ہے کونہ کونہ میں گھر گھر میں کیوں
اس طرف آئیں پتہ دوں تجھ کو تیرے یار کا
اے خدا کردے منور سینہ و دل کو مرے
سر سے پا تک میں بنوں مخزن ترے انوار کا
سیر کروا دے مجھے تو عالمِ لاہُوت کی
کھول دے تو باب مجھ پہ روح کے اسرار کا
قید و بند حرص میں گردن پھنسائی آپ نے
اس حماقت پر ہے دعوی فاعلِ مختار کا
رشتہ الفت میں باندھے جا رہے ہیں آج لوگ
توڑ بھی کیا فائدہ ہے اس ترے زُنّار کا
فلسفہ بھی راز قدرت بھی، رُموزِ عشق بھی
کیا نرالا ڈھنگ ہے پیارے تری گفتار کا
بن رہی ہے آسماں پر ایک پوشاکِ جدید
تانا بانا ٹوٹنے والا ہے اب کفار کا
ان کے ہاتھوں سے تو جام زہر بھی تریاق ہے
وہ پلائیں گر تو پھر زہرہ کسے انکار کا
چھٹ گیا ہاتھوں سے میرے دامنِ صبر و شکیب
چل گیا دل پر مرے جادو تری رفتار کا

"ہمہ تن دنیاوی امور میں کھویا جانا خسارتِ آخرت کا موجب ہوتا ہے۔"

"دوسروں کیلئے دعا کرنے میں ایک عظیم الشان فائدہ یہ بھی ہے کہ عمر دراز ہوتی ہے۔"

(فرمودات حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

"زندہ قوموں کی یہ علامت ہوا کرتی ہے کہ ان کے نوجوان اس کوشش میں لگے رہتے ہیں کہ وہ اپنے بڑوں کے قائمقام بن جائیں۔"

"اگر امام کا بتایا ہوا کام نہیں کیا جاتا تو جو کچھ کیا جاتا ہے وہ صفر کے برابر ہے"

(فرمودات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ)

سو سال پہلے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ماموریت کا بیسواں سال

سال ۱۹۰۱ء کے واقعات اور نشانات سماویہ پر ایک نظر

(حبیب الرحمٰن زیروی. انچارج خلافت لائبریری ربوہ)

سال ۱۹۰۱ء حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام کی ماموریت کا بیسواں سال تھا اور اس سال بھی آسمانی بشارات و نشانات کا ظہور ہوتا رہا ان واقعات میں بھی تائیدات الٰہیہ کا ہاتھ نظر آتا ہے۔ یہ وہی سال ہے جب مغربی ممالک میں قرآن حکیم کی تعلیمات کی اشاعت کی داغ بیل ڈالی گئی اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز کے جاری کئے جانے کی تجویز ہوئی۔ یہی وہ سال ہے کہ جب حضرت اقدسؑ نے اُس دور کے علماء کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا اور آپ کی کتاب "اعجاز المسیح" ستر یوم کے عرصہ میں منصۂ شہود پر آگئی جبکہ مخالف علماء تفسیر نویسی میں ناکام ونامراد ٹھہرے اور بالآخر اسی سال حق وصداقت کی مخالفت میں کھڑی کی جانے والی "دیوار" بھی گرادی گئی۔ اس سال کے واقعات کا مختصر تذکرہ درج ذیل ہے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی تجویز

۱۹۰۱ء میں نئی صدی کے آغاز پر رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" (یعنی مذاہب عالم پر تبصرہ) کے اجراء کی تجویز پر ہوئی۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ابتداء سے ہی دنیا کے مغربی ممالک میں بھی دعوت الی اللہ کیلئے خاص توجہ اور دلچسپی تھی اور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارتیں مل چکی تھیں کہ آپ کی تحریرات یورپ میں بکثرت پھیلیں گی اور انگریز قوم حق وصداقت کو قبول کرے گی۔

اگرچہ حضور کے بعض اشتہارات اور چند کتب انگریزی زبان میں ترجمہ ہوکر یورپ اور امریکہ میں پہنچ چکی تھیں۔ مگر کام کی نوعیت کے باعث حضرت اقدس کا منشاء مبارک تھا کہ مغربی ممالک تک حق کی آواز پہنچانے کیلئے ایک ماہوار انگریزی رسالہ کا اجراء ہو جس میں خاص طور پر ان مضامین کے تراجم شائع ہوں جو حضرت اقدسؑ کے تحریر کردہ ہوں۔ چنانچہ حضرت اقدسؑ نے ۱۵ جنوری ۱۹۰۱ء کو ایک انگریزی رسالہ کے اجراء کا اعلان فرمایا اور اس کی ادارت مولوی محمد علی صاحب ایم۔اے اور خواجہ کمال الدین صاحب بی۔اے پلیڈر پشاور کے سپرد فرمائی۔ رسالہ کے نظم ونسق کیلئے حضور کے حکم سے ۳۱ر مارچ ۱۹۰۱ء اور یکم اپریل ۱۹۰۱ء کو جماعت کے دوستوں کے اہم اجلاس منعقد ہوئے اور فیصلہ ہوا کہ رسالہ انگریزی اور حضرت اقدسؑ کی کتب کے انگریزی تراجم کیلئے ایک مستقل ادارہ "انجمن اشاعت اسلام" کے نام سے قائم کیا جائے۔ اس ادارہ کا ابتدائی سرمایہ دس ہزار روپے قرار پایا جس کی فراہمی کیلئے اس ادارہ کے ایک ہزار حصے مقرر کئے گئے۔ ہر حصہ دس روپے کا تجویز ہوا۔ یہ تو "انجمن اشاعت اسلام" کے ابتدائی سرمایہ کے متعلق فیصلہ تھا۔ جہاں تک اس کے انتظامی معاملات کی سرانجام دہی کا تعلق ہے ایک بورڈ آف ڈائریکٹرز تشکیل دیا گیا جس کے بیس ممبر تجویز ہوئے۔ انجمن کے سرپرست حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی تھے۔ عہدیدار مندرجہ ذیل تھے۔

پریذیڈنٹ: حضرت مولوی نورالدین صاحب۔
وائس پریذیڈنٹ: مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی
سیکرٹری: خواجہ کمال الدین صاحب
اسسٹنٹ سیکرٹری: مولوی محمد علی صاحب
فنانشل سیکرٹری: شیخ رحمت اللہ صاحب مالک بمبئی ہاؤس لاہور
محاسب: میاں تاج دین صاحب لاہوری
ممبروں کے نام:- حضرت مولوی نورالدین صاحب، نواب محمد علی خاں صاحب، مولوی محمد علی صاحب، مولوی عبدالکریم صاحب، شیخ رحمت اللہ صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب، میاں تاج دین صاحب لاہوری، مرزا افضل بیگ صاحب قصور، ڈاکٹر رحمت علی صاحب، خلیفہ رشید الدین صاحب، خواجہ جمال الدین صاحب، حکیم فضل الدین صاحب بھیروی، میر حامد شاہ صاحب، سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی، مولوی عزیز بخش صاحب ڈیرہ غازی خاں، منشی محمد نواب خاں صاحب تحصیلدار، مرزا خدابخش صاحب، شیخ یعقوب علی صاحب تراب (عرفانی)

رسالہ کا نام "بورڈ آف ڈائریکٹرز" نے "دی ریویو آف ریلیجنز" (The Review of Religions) تجویز کیا اور اس کی اشاعت کا مرکز اور دفتر لاہور میں قرار پایا۔

۲۴ر نومبر کو بورڈ آف ڈائریکٹرز کے ایک اجلاس میں گزشتہ فیصلوں میں بعض ترامیم منظور ہوئیں۔ رسالہ کا مقام اشاعت لاہور کی بجائے قادیان قرار دیا گیا اس کے ساتھ ہی تمام عہدیدار مقامی تجویز ہوئے۔ سیکرٹری مولوی محمد علی صاحب اسسٹنٹ سیکرٹری و محاسب مفتی محمد صادق صاحبؓ۔ فنانشل سیکرٹری حضرت مولانا حکیم نورالدین صاحبؓ۔ امین: نواب محمد علی خاں صاحب۔ انجمن کے قواعد وضوابط مرتب کرنے کا کام ایک (پانچ ممبروں پر مشتمل) سب کمیٹی نے کیا جس کی آخری منظوری دیتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک لطیف تقریر کی اور فرمایا کہ ممبروں کی رائے میں تاجرانہ دل کا لحاظ رکھنا بھی موجودہ حالات کے ماتحت ضروریات سے ہے کیونکہ بعض وقت چندوں کی بہتات موجب ابتلاء ہو جاتی ہے۔ انجمن کی بنیاد کے دو ہفتہ کے اندر اندر اس کے قریباً ۵۷۷ حصے فروخت ہوگئے۔ جن میں سب سے زیادہ حصے حضرت مولوی نورالدین صاحب کے تھے۔ آپ نے ۱۶۰ حصے خریدے تھے۔ آپ کے بعد شیخ رحمت اللہ صاحب اور چوہدری محمد سلطان خاں صاحب بیرسٹر جہلم نے خریدے۔ انجمن نے ۲۴ر نومبر ۱۹۰۱ء کو یہ بھی فیصلہ کیا کہ اگر تین سو خریدار مہیا ہو جائیں تو "ریویو آف ریلیجنز" کا اردو ایڈیشن بھی شائع کیا جائے گا۔

تفسیر سورۃ فاتحہ کی تصنیف واشاعت

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیر مہر علی شاہ صاحب اور ان کے ہمنوا علماء کو بالمقابل تفسیر سورۃ فاتحہ شائع کرنے کا چیلنج دیا۔ اس کی میعاد ۱۵۔ دسمبر ۱۹۰۰ء سے ۲۵۔ فروری ۱۹۰۱ء تک مقرر فرمائی تھی اور فرمایا تھا کہ اگر "فریقین میں سے کوئی فریق تفسیر چھاپ کر شائع نہ کرے اور یہ دن گزر جائیں تو وہ جھوٹا سمجھا جائے گا اور اس کے کاذب ہونے کیلئے کسی اور دلیل کی حاجت نہیں رہے گی"

خدا کے فضل اور اس کی خاص تائید سے حضور اقدسؑ کے قلم سے ۲۳ر فروری ۱۹۰۱ء کو "اعجاز المسیح" کے نام سے فصیح وبلیغ عربی میں تفسیر چھپ کر شائع ہو گئی جو آپ کا عظیم الشان علمی معجزہ تھا۔

مورخ احمدیت محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب سورۃ فاتحہ کی تفسیر اعجاز المسیح کی تالیف وتصنیف میں آسمانی تائید ونصرت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:-

حضور نے ایک ماہ سے بھی کم عرصہ میں یہ تفسیر تصنیف فرمائی تھی۔ کیونکہ ۲۰ر جنوری ۱۹۰۱ء تک تو حضور اپنی دیگر دینی مصروفیات کے باعث صرف اردو میں مختصر مواد لکھ سکے تھے اور باوجودیکہ آپؑ پر ان دنوں مختلف امراض کے ایسے ایسے سخت حملے ہوئے کہ آپ خیال کرتے تھے کہ آخری دم ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کی روح القدس سے ایسی غیر معمولی تائید ونصرت فرمائی کہ آپ نے عربی زبان میں قلم برداشتہ لکھنا شروع کیا۔ غیب سے بے تکلف مضامین اور الفاظ صف بستہ ہو کر آتے جاتے تھے۔ ایک مرتبہ مولانا محمد احسن صاحب کو کتاب کے پروف دیکھتے ہوئے ایک جگہ یہ شبہ ہوا کہ جو لفظ حضور اقدسؑ نے استعمال فرمایا ہے اس کا صلہ آنا چاہئے۔ چونکہ کتاب کا مضمون خدا کی طرف سے آپ کے دل پر جاری ہوا تھا اس لئے جب حضور کے سامنے اس شبہ کا اظہار کیا گیا تو حضور نے فرمایا: "جو کچھ میں نے لکھا ہے صحیح ہے آپ لغت کی کتاب دیکھ لیں"۔ چنانچہ مولانا صاحب موصوف نے لغت کی بہت سی کتابوں کی ورق گردانی کے بعد معلوم کر لیا کہ جو کچھ حضور نے لکھا تھا وہ درست تھا۔

حضرت اقدسؑ کے دو الہامات

حضرت اقدسؑ کو پہلے سے ہی بتایا گیا تھا کہ آپ کو ایک عزت کا خطاب عطا ہو گا اور اس کے ساتھ بڑا نشان دیا جائے گا۔ اس تفسیر کی کتاب اعجاز المسیح کے ساتھ بھی ایک رنگ میں یہ الٰہی بشارت پوری ہوئی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اعجاز المسیح سے متعلق یہ الہام ہوا تھا کہ مَنْ قَامَ لِلْجَوَابِ وَتَنَمَّرَ فَسَوْفَ يَرٰى اَنَّه تَنَدَّمَ وَتَذَمَّرَ یعنی جو شخص اس کتاب کے جواب پر آمادہ ہوا۔ وہ عنقریب دیکھ لے گا کہ وہ نادم ہو گا اور حسرت کے ساتھ اس کا خاتمہ ہو گا۔ چنانچہ حضور نے یہ پیشگوئی "اعجاز المسیح" کے سرورق پر درج کرنے کے علاوہ اس کتاب میں بھی بڑی تحدی کے ساتھ یہ اعلان فرمادیا کہ اگر آپ کے مقابل دنیا بھر کے علماء، حکماء اور فقہاء اور چھوٹے بڑے سب جمع ہو کر اس جیسی تفسیر لکھنا چاہیں تو وہ ہرگز نہیں لکھ سکیں گے۔

تفسیر نویسی کے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے کوئی عالم، پیر، گدی نشین مقابل پر نہ آئے جبکہ حضرت اقدسؑ نے یہ تفسیر "اعجاز المسیح" کے نام سے معینہ مدت میں شائع فرمادی۔ تاہم مولوی محمد حسن صاحب فیضی جو موضع بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم (حال ضلع چکوال) کے رہنے والے تھے اور مدرسہ نعمانیہ شاہی مسجد لاہور میں مدرس تھے، نے کہا کہ میں اس کتاب کا جواب لکھتا ہوں۔ انہوں نے حضرت اقدسؑ کے بیان فرمودہ حقائق ومعارف کا عربی میں کیا جواب دینا تھا اردو میں کچھ نوٹس لکھے۔ مؤرخ احمدیت مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مولوی فیضی صاحب کے جواب کے بارہ میں لکھتے ہیں:-

"انہوں نے اردو میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کے خلاف "اعجاز المسیح" اور مولانا امروہی کی کتاب "شمس بازغہ" کے حاشیہ پر ایک لمبا چوڑا مضمون لکھا جس میں انہوں نے ضمناً اعجاز المسیح کی چند مفروضہ غلطیاں بھی تحریر کیں اور بعض تواردات کو سرقہ قرار دیتے ہوئے آسمانی نکات کا بھی مذاق اڑایا اور بالآخر بعض مقامات پر "لعنة الله على الكاذبين" تک لکھ ڈالا۔ لیکن اس لعنت پر ابھی ایک ہفتہ بھی نہیں گزرا تھا کہ وہ خود موت کے پنجے میں آگئے۔ اس طرح انہوں نے "اعجاز المسیح" کے خلاف قلم اٹھا کر معاذ اللہ خدا کے جری پہلوان کی ذلت وشکست کا ارادہ کیا تو خود ہی چند دنوں کے اندر اندر اس جہان سے ہزاروں حسرتوں کے ساتھ اٹھ گئے اور ان کی موت مسیح پاکؑ کی صداقت پر ہمیشہ کیلئے ایک نشان چھوڑ گئی۔"

مولوی محمد حسن صاحب فیضی کی اس ناکامی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے مشہور گدی نشین پیر مہر علی شاہ آف گولڑہ شریف نے فیضی صاحب کے ان

نوٹس کو حاصل کیا اور تفسیر سورۃ فاتحہ کی بجائے اعتراضات پر مشتمل ایک کتاب سیف چشتیائی تحریر کی جس کی خبر مولوی کرم دین بھیں نے پہنچائی۔ پیر مہر علی شاہ صاحب ۱۱۔ مئی ۱۹۳۷ء کو فوت ہوئے مگر "اعجاز المسیح" کا جواب لکھنے کی توفیق نہ پا سکے۔

طاعون کے بارہ میں حضرت اقدسؑ کا انتباہ

حضرت اقدس ایک عرصہ سے طاعون کے بارہ میں خبر دے رہے تھے مگر اب ۱۹۰۱ء میں جب خدا کی پیشگوئی کے مطابق طاعون کا زور بہت بڑھ گیا اور یہ وبا سیل رواں کی طرح ملک کے چاروں طرف داخل ہو گئی تو آپ نے ہندوستان کے باشندوں کو ۱۷۔مارچ ۱۹۰۱ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ سے انتباہ فرمایا کہ:-

"اے غافلو! یہ ہنسی اور ٹھٹھے کا وقت نہیں ہے۔ یہ وہ بلا ہے جو آسمان سے آتی اور صرف آسمان کے حکم سے دور ہوتی ہے۔ اگرچہ ہماری گورنمنٹ عالیہ بہت کوشش کر رہی اور مناسب تدبیروں سے یہ کوشش کر رہی ہے مگر صرف زمینی کوششیں کافی نہیں۔ ایک پاک ہستی موجود ہے جس کا نام خدا ہے۔ یہ بلا اسی کے ارادہ سے ملک میں پھیلی ہے۔ کوئی نہیں بیان کر سکتا کہ یہ کب تک رہے گی اور اپنی رخصت کے دنوں تک کیا کچھ انقلاب پیدا کرے گی اور کوئی کسی کی زندگی کا ذمہ دار نہیں۔ سو اپنے نفسوں اور اپنے بچوں اور اپنی بیویوں پر رحم کرو۔ چاہئے کہ تمہارے گھر خدا کی یاد اور توبہ اور استغفار سے بھر جائیں اور تمہارے دل نرم ہو جائیں"۔

اس اردو اشتہار کے بعد ۱۰ر دسمبر ۱۹۰۱ء کو حضور نے عربی زبان میں فارسی اور اردو ترجمہ کے ساتھ ایک اور اشتہار دیا جس میں نہایت درد سے اہل ملک کو دوبارہ طاعون کے روحانی علاج کی طرف توجہ دلائی۔

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحبؓ کی راہ مولیٰ میں شہادت

حضرت مولوی عبداللطیف صاحبؓ شہید کابل کے شاگرد خاص حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کو دو یا تین مرتبہ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں رہنے کا شرف نصیب ہوا۔ ہر مرتبہ کئی کئی ماہ تک حضور سے فیض پانے اور حضور کے دعاوی اور تعلیمات پر ایک نیا ایمان لے کر لوٹتے تھے۔ آخری بار وہ دسمبر ۱۹۰۰ء میں قادیان آئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ آفریدی، وزیری وغیرہ آزاد قبائل ڈیورنڈ لائن کو اپنی خود مختاری اور آزادی کیلئے خطرہ تصور کر کے سرحد پر انگریزوں کے خلاف بڑے جوش سے اٹھے ہوئے تھے۔ اس شورش کو بعض علماء نے بھاری تقویت دی۔ خود امیر عبدالرحمٰن خان کی خاص ہدایت پر ایک رسالہ تقویم الدین دربارہ تحریک جہاد کے نام سے شائع کیا۔

حضرت اقدس علیہ السلام نے مسئلہ جہاد کی اسلامی نکتۂ نگاہ سے وضاحت بیان کرنے کے لئے بعض رسائل شائع کئے۔ حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے جب قادیان میں آکر حضور اقدسؑ کے یہ رسائل پڑھے تو ان پر مسئلہ جہاد کی حقیقت بالکل واضح ہو گئی۔ کچھ عرصہ قیام کے بعد پھر کابل گئے۔ انہوں نے جب مسئلہ جہاد کے متعلق اپنا مسلک پیش کیا تو امیر عبدالرحمٰن خاں (۱۸۴۴ء-۱۹۰۱ء) سے شکایت کی گئی جسے بعض شریر پنجابیوں نے جو اس کے ملازم تھے اور زیادہ ہوا دی اور ظاہر کیا کہ ایک پنجابی شخص کا مرید ہے جو اپنے تئیں مسیح موعود ظاہر کرتا ہے اس کی تعلیم یہ ہے کہ انگریزوں سے جہاد درست نہیں بلکہ اس زمانہ میں وہ قطعاً جہاد کا مخالف ہے۔ امیر عبدالرحمٰن خاں نے جب یہ سنا تو اس نے سخت برافروختہ ہو کر حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب کی نظر بندی کا حکم دے دیا اور بالآخر آپ گردن میں کپڑا ڈال کر اور دم بند کر کے نہایت بیدردی سے راہ حق میں شہید کر دیئے گئے۔

حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب احمدیت کے وہ پہلے بزرگ تھے جنہیں حق وصداقت کی راہ میں شہادت نصیب ہوئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس سے قبل الہام ہو چکا تھا کہ "شَاتَانِ تُذْبَحَانِ" کہ دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ چنانچہ اس الہام کے مطابق سب سے پہلے حضرت مولوی صاحب راہ مولیٰ میں قربان ہوئے۔ یہ حادثہ ۱۹۰۱ء میں ہوا۔ قادیان میں اس کی خبر نومبر ۱۹۰۱ء میں حضرت مولوی عبدالستار صاحب کے ذریعہ پہنچی جو اپنے رفقاء سمیت علاقہ خوست غزنی سے حضور کی زیارت کیلئے تشریف لائے تھے۔

حضرت اقدسؑ کی کتابوں کے امتحان

حضرت اقدس مسیح موعود نے ۹ر ستمبر ۱۹۰۱ء کو "مفید الاخیار" کے نام سے ایک اشتہار شائع فرمایا۔ جس میں حضور نے اپنی دلی خواہش کا اظہار فرمایا کہ ہماری جماعت میں سے کم از کم سو اہل کمال و فضل پیدا ہونے چاہئیں جو سلسلہ کے علم کلام اور اس کے دلائل و نشانات سے اچھی طرح آگاہ ہوں اور غیر مسلموں کے زہریلے لٹریچر کے بداثرات سے ہر طالب حق کو نجات دے سکیں۔ اس غرض کیلئے حضور نے یہ اہم تحریک فرمائی کہ ہر سال قادیان میں دسمبر کی تعطیلات میں حضور کی کتابوں کا امتحان لیا جائے اور جو لوگ اس امتحان میں کامیاب ہوں ان کو دعوت حق کیلئے مناسب مقامات پر بھیجا جائے۔

پہلے امتحان کے لئے جو کورس تجویز کیا گیا وہ مندرجہ ذیل کتب پر مشتمل تھا۔ فتح اسلام، توضیح مرام، ازالہ اوہام، انجام آتھم، ایام الصلح، سرمہ چشم آریہ، حمامۃ البشریٰ، خطبۂ الہامیہ۔ نیز فیصلہ ہوا کہ یہ امتحان ۲۷ر دسمبر ۱۹۰۱ء کو ختم ہو جائے گا۔ جو لوگ دور دراز مقامات سے شامل نہ ہو سکیں وہاں پرچے روانہ کر دیئے جائیں گے جو ایک مہتمم کی نگرانی میں بغرض جواب تقسیم ہوں گے۔ امتحان میں شریک ہونے والے امیدواروں کی فہرست کی تیاری کا کام ایڈیٹر جناب شیخ یعقوب علی صاحب تراب کے سپرد ہوا۔

مگر اتنی سعی وجدوجہد کے باوجود حضرت اقدسؑ کی زندگی میں یہ تحریک عمل میں نہ لائی جا سکی۔ اور سات سال تک معرض التواء میں رہنے کے بعد حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے اپنے زمانۂ خلافت کے پہلے سال ہی اس کی طرف توجہ فرمائی۔

جمع الصلوٰۃ کا نشان

مخبر صادق حضرت اقدس محمد مصطفی ﷺ نے مسیح موعود کی ایک نشانی یہ بتائی تھی کہ: "تُجْمَعُ لَهُ الصَّلٰوةُ" یعنی مسیح موعود کیلئے نمازیں جمع کی جائیں گی۔ دینی اغراض و مقاصد اور تصنیف کی مصروفیت کی بنا پر اکتوبر ۱۹۰۰ء سے فروری ۱۹۰۱ء تک کا ایسا دور آیا جب کہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحبؓ سیالکوٹی ظہر وعصر کی نمازیں جمع کرواتے رہے۔ یہ علمی جنگ کا دور تھا جس کے لئے یہ نشان الٰہی تقدیروں میں سے تھا۔

ایک الہام کا پورا ہونا

حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگمؓ (حضرت اماں جان) کی طبیعت ۳ جنوری ۱۹۰۱ء کو ناساز ہو گئی تھی تو حضرت اقدسؑ نے ۴ جنوری کو سیر کے وقت ایک کشف اور الہام کے پورا ہونے کا یوں ذکر فرمایا:- "چند روز ہوئے میں نے اپنے گھر میں کہا کہ میں نے کشف میں دیکھا ہے کہ کوئی عورت آئی ہے اور اس نے آکر کہا ہے کہ تمہیں (حضرت اماں جان مراد ہیں) کچھ ہو گیا ہے اور پھر الہام ہوا "اَصِحَّ زَوْجَتِيْ"۔ چنانچہ کل ۳ر جنوری ۱۹۰۱ء یہ کشف اور الہام پورا ہو گیا۔ یکایک بے ہوش ہو گئی اور جس طرح پر مجھے دکھایا گیا تھا اسی طرح ایک عورت نے آکر بتا دیا۔"

مخالف علماء کو صلح کی پیشکش

انیسویں صدی کے آخری عشرہ کی ابتدا سے لے کر مخالف علماء حضرت اقدسؑ اور آپ کی جماعت کو امت مسلمہ اور مسلم معاشرہ سے جبراً کاٹ پھینکنے کیلئے جدوجہد کر رہے تھے مگر حضرت اقدسؑ نے امن وسلامتی اور بنی نوع انسان کی ہمدردی کی خاطر امت کی صفوں میں اتحاد پیدا کرنے کی غرض سے ۵ مارچ ۱۹۰۱ء کو ایک اشتہار دیا جس میں علماء کو صلح کی پیشکش کی مگر علماء جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خدام کو صفحہ ہستی سے مٹا دینے پر تلے ہوئے تھے صلح کے نام پر سخت آگ بگولا ہو گئے اور بذریعہ اشتہار اور فتاویٰ کفر سے اس کا نوٹس لیا۔

اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ"

حضرت اقدس علیہ السلام نے تعریف نبوت کے بارہ میں سب سے پہلا اعلان ۵ نومبر ۱۹۰۱ء کو اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" کے ذریعہ فرمایا۔ اس اشتہار کا فوری سبب یہ ہوا کہ نومبر ۱۹۰۱ء کے ابتداء میں حضرت اقدسؑ کے ایک مخلص خادم حضرت غلام احمد صاحب واعظ پر امرتسر میں بعض غیر از جماعت دوستوں نے اعتراض کیا کہ جس کی تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا مدعی ہے۔ حضرت شیخ صاحب نے اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا۔ جب حضرت اقدسؑ کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے ایک اشتہار تحریر فرمایا جس میں لکھا:-

"خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مُرسَل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں۔ چنانچہ وہ مکالماتِ الٰہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے "هُوَالَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ...... پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ ۵۵۷ براہین احمدیہ میں درج ہے "دنیا میں ایک نذیر آیا" اس کی دوسری قراءت یہ ہے کہ "دنیا میں ایک نبی آیا"۔

"نبی کے معنے لغت کی رُو سے یہ ہیں کہ خدا کی طرف سے اطلاع پا کر غیب کی خبر دینے والا۔ پس جہاں یہ معنے صادق آئیں گے نبی کا لفظ بھی صادق آئے گا"۔

اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنے کسی کی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہیں۔ مگر نبوت کے معنی اظہار غیب ہے اور نبی ایک لفظ ہے جو عربی اور عبرانی میں مشترک ہے۔ یعنی عبرانی میں اس لفظ کو نابی کہتے ہیں اور یہ لفظ نابا سے مشتق ہے جس کے یہ معنے ہیں خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کرنا۔ اور نبی کے لئے شارع ہونا شرط نہیں ہے۔ یہ صرف موہبت ہے جس کے ذریعہ سے امور غیبیہ کھلتے ہیں۔ ...... اور ہرگز فراموش نہیں کرنا چاہئے کہ میں...... خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض بلاواسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے یعنی محمد مصطفی ﷺ"۔

تاہم یہ بات مد نظر رہے کہ حضرت اقدسؑ کے دعویٰ کی کیفیت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی وہ شروع سے لے کر آخر تک ایک ہی رہا ہے اور آپ سے اللہ تعالیٰ بکثرت ہمکلام ہوتا اور کثرت سے امور غیبیہ کا اظہار کرتا رہا ہے۔ اس طرح اشتہار "ایک غلطی کا ازالہ" کی صراحت سے سامنے آنے والا مسلک حضرت اقدسؑ کی زندگی میں ہی جماعت احمدیہ کا متفقہ اور اجتماعی عقیدہ قرار پایا۔

باقی صفحہ ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

ماں باپ اور ولی کی پہلی اور بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ رشتہ ناطہ کے معاملہ میں انتہائی عاجزانہ دعاؤں سے آغاز کریں۔ کوائف کی تصدیقات مہیا کرنا جماعت کی ذمہ داری ہے۔ جب کوائف میسر آجائیں تو دعا اور استخارہ کے بعد خود فیصلہ کریں

رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں قرآن مجید، احادیث نبویہ اور ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالہ سے اہم نصائح۔ اگر آپ ان نصائح کو پلّے باندھ لیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ رشتہ ناطہ کے اکثر مسائل حل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز - فرمودہ ۲؍مارچ ۲۰۰۱ء بمطابق ۲؍امان ۱۳۸۰ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالاً كَثِيْرًا وَّنِسَآءً وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ تَسَآءَ لُوْنَ بِهٖ وَالْأَرْحَامَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيْبًا. (سورة النساء: ۲)

سورہ النساء کی یہ دوسری آیت ہے۔ دوسری آیت اس لئے میں نے کہا ہے کہ ہم بسم اللہ کو پہلی آیت گنتے ہیں۔ جب بسم اللہ کو پہلی آیت گنتے ہیں تو اُس کو پہلی آیت کہیں گے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے: اے لوگو! اپنے ربّ کا تقویٰ کا اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا ہے اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رِحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

جیسا کہ اس آیت کریمہ کی تلاوت سے ظاہر ہو جاتا ہے آج پھر میں رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں ہی کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں بہت سی غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں رشتہ ناطہ کے سلسلہ میں، ان کو دور کرنا ہے اور بہت سی مشکلات ہیں جن کی طرف توجہ دلانی ہے پہلے میں چند احادیث آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

حضرت ابو حاتم مُزنیؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہوں شادی کا پیغام لے کر آئے تو اسے رشتہ دے دو۔ اس کا دین اور اخلاق ہی ہیں جن کو اہمیت دینی چاہئے۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ و فساد برپا ہو جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول اگر اس میں کوئی بات ہو تو پھر بھی۔ اس پر آپؐ نے اصرار سے فرمایا جب تمہارے پاس وہ شخص شادی کا پیغام لے کر آئے جس کا دین اور اخلاق تمہیں پسند ہوں تو اس سے نکاح کر دو۔ اور یہ بات آپ نے تین دفعہ فرمائی۔ (ترمذی۔ کتاب النکاح۔ باب اِذَا جَاءَ كُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ ......) اب "اس میں کوئی بات ہو" سے مراد یہ ہے کوئی نقص ہو۔ تو اس کے باوجود اگر اس کے دین اور اخلاق پسند ہوں تو ایسے رشتے پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمیشہ بہت اچھے نباہے جاتے ہیں۔

شادی سے پہلے حسن نیت سے متعلق رسول اللہ ﷺ نے تاکید فرمائی۔ حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور ایک آدمی کو اس کی نیت کے مطابق ہی اجر ملے گا۔ جو شخص اللہ اور رسول کی خاطر ہجرت کرتا ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول کیلئے ہو گی۔ اب یہ ضمناً لوگوں کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ یہاں بہت سے مہاجر آتے ہیں کچھ جو مجبوراً واقعی تکلیفوں کی وجہ سے ہجرت کرتے ہیں وہ اللہ اور رسول کیلئے ہجرت کرتے ہیں۔ کچھ جو پیسے دے دلا کر اور جھوٹ بول کر صرف اچھی کمائی کی نیت سے باہر آتے ہیں تو اللہ کو دھوکا نہیں دیا جا سکتا ان لوگوں کی ہجرت کمائی کی خاطر ہی سمجھی جائے گی۔ کچھ ایسے ہیں جو دنیا کے حاصل ہونے یا کسی عورت سے وہاں جا کر نکاح کرنے کیلئے ہجرت کرتے ہیں۔ یہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ دیکھو اس زمانے کا حال بھی اُس زمانے کے رسول پر بھی ظاہر تھے جو اس زمانے کا بھی ہے اور آئندہ زمانوں کا بھی۔ آج کل بہت کثرت سے یہ بات ہو گئی ہے کہ ہجرت کرتے ہیں تو صرف خوبصورت، باہر کی بیرونی لڑکی سے شادی کی خاطر تاکہ اس طرح پھر بیرونی ممالک کے ویزے اور پاسپورٹ بھی مل جائیں اور رشتہ بھی ہو جائے۔ یہ رشتہ دھوکے ہیں جن کو میں بالکل واضح طور پر بتا دینا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ ایسے لڑکے کو اگر کوئی لڑکی اچھی مل بھی جائے تو خدا کے نزدیک وہ ہجرت اس عورت کی خاطر ہو گی اللہ کی خاطر نہیں ہو گی۔

ایک اور حدیث میں منگنی پر منگنی کا پیغام دینے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔ عبدالرحمٰن بن شماسہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے عقبہ بن عامرؓ کو ممبر پر خطاب کرتے ہوئے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مومن، مومن کا بھائی ہے۔ پس کسی مومن کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی کے طے کردہ سودے سے بڑھ کر سودا لگائے۔ یعنی اگر سودا چل رہا ہو کسی چیز کا تو جب تک وہ سودا طے نہ ہو جائے اس وقت تک خاموش رہے۔ اگر وہ سودا رڈ کر دیا جائے تو پھر دوبارہ اپنا سودا بڑھ کر بھی لگا سکتا ہے مگر اس سے پہلے نہیں۔ اسی طرح اس کیلئے یہ بھی جائز نہیں کہ اس کی منگنی پر منگنی کا پیغام دے۔ پس اگر پتہ لگ جائے کہ کسی کی منگنی کا پیغام ہوا ہوا ہے تو اس وقت تک خاموشی اختیار کرنی چاہئے جب تک اس کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ فرماتے ہیں یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے۔ یعنی جس نے پیغام دیا ہے یا جس کا پیغام دیا ہوا ہے دونوں میں سے کوئی بھی اس رشتہ کو چھوڑ دے تو پھر نیا رشتے کا پیغام دیا جا سکتا ہے۔

ایک حضرت ابوہریرہؓ کی روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں نے انصار کی ایک عورت کو شادی کا پیغام بھجوایا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے اسے فرمایا کہ کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کوئی چیز ہوتی ہے۔ تو جو پہلے اشارہ تھا وہ اسی طرف تھا کہ شکل دیکھ کر ایسی بات اگر کوئی نظر آئے جو ناپسندیدہ رہے اور ہمیشہ کھٹکتی رہے تو اس شادی سے بھی احتراز کرنا چاہئے۔ تو آنحضورؐ نے اس سے پوچھا کیا تم نے اسے دیکھ لیا ہے۔ اور پھر یہ فرمایا کہ تم مہر کیا رکھو گے؟۔ اس نے کہا چار اوقیہ چاندی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چار اوقیہ! گویا تم اس پہاڑ کے گوشہ سے چاندی کھود کے اسے دو گے۔ اس زمانہ میں چار اوقیہ،

غربت کا زمانہ تھا بہت بڑی چاندی سمجھی جاتی تھی اور ایک بڑا مہر سمجھا جاتا تھا۔ آپؐ نے فرمایا ہمارے پاس اتنا نہیں ہے جو ہم تمہیں دیں۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ اس میں یہ بھی حکمت تھی کہ وہ آدمی غریب ہوگا تو رسول اللہ ﷺ کا مطلب یہ تھا کہ اگر وہ مجھ سے اجازت لے لیگا تو پھر مجھ سے ہی مطالبہ کرے گا۔ تو فرمایا ہمارے پاس اتنا پیسہ نہیں ہے کہ تمہیں بری کیلئے یا مہر کیلئے اتنا دیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ تمہیں کسی مہم پر بھجوا دیں وہاں تم کچھ مال غنیمت حاصل کر لو۔ پھر آپؐ نے ایک دستہ بنی عبد کی طرف بھجوایا تو اس شخص کو اس دستہ میں بھجوایا اور یہی گمان ہے کہ وہاں سے وہ اپنے مہر کی رقم اچھی وصول کر کے آیا۔

وٹہ سٹہ کی شادیوں کا بھی ایک رواج ہے اور اس کو آنحضرت ﷺ نے سخت ناپسند فرمایا ہے۔ ایک بھائی کی کسی جگہ شادی ہو تو اس کی بہن کے رشتہ دار کے ساتھ اپنی بہن کی شادی بھی ہو سکتی ہے مگر شرط یہ نہیں ہو سکتی کہ نکاح کا پیغام تب دیں گے جب تم اس کے جواب میں ہماری بہن کے لئے پیغام دو گے۔ یہ رشتے ہمیشہ بُری طرح ناکام ہوتے ہیں اور اگر ایک شخص اپنی بیوی پر ظلم کرتا ہے تو دوسرا بغیر اس کے کہ وہ بیوی کو دیکھے کہ اچھی ہے یا بری ہے وہ اس پر ظلم شروع کر دیتا ہے۔ تو اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے سخت ناپسند فرمایا ہے۔ فرمایا شغار سے توبہ کرو، شغار نہ کیا کرو اور شغار یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی کی شادی اس شرط پر کرے کہ وہ شخص اس کے ساتھ اپنی بیٹی بیاہ دے گا اور ان دونوں شادیوں کا مہر طے نہ کیا جائے۔ یہ بھی اس میں خرابی رکھتے ہیں کہ مہر کو طے نہیں کرتے۔ تو اس قسم کی شادیوں کا رواج ہمارے جھنگ میں جانگلیوں میں ابھی تک ہے یعنی بہت بوڑھا آدمی کسی چھوٹی لڑکی سے شادی کر لیتا ہے اور اس کے بدلے پھر اپنی بیٹی کو اس کے کسی گھر کے مرد سے بیاہ دیتا ہے۔ تو یہ دونوں ہی بہت ہی ناپسندیدہ رشتے ہیں جو کہ مکروہ ہیں اور ان سے جماعت کو توبہ کرنی چاہئے۔

بیوگان کا رشتہ کروانا چاہئے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں

"جس عورت کو رسول اللہ (ﷺ) پیارا ہے، اس کو چاہئے کہ بیوہ ہونے کے بعد کوئی ایماندار اور نیک بخت خاوند تلاش کر لے اور یاد رکھے کہ خاوند کی خدمت میں مشغول رہنا بیوہ ہونے کی حالت کے وظائف سے صدہا درجہ بہتر ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم۔ جدید ایڈیشن۔ صفحہ ۴۷)

"ایک سوال ہوا۔ ایک عورت تنگ کرتی ہے کہ سودی روپیہ لے کر زیور بنادو اور اس کا خاوند غریب ہے۔

جواب:۔ وہ عورت بڑی نالائق ہے جو خاوند کو زیور کے لئے تنگ کرتی ہے اور کہتی ہے کہ سودی روپیہ لے کر زیور بنا دے۔ پیغمبر خدا ﷺ کو ایک دفعہ ایسا واقعہ پیش آیا اور آپؐ کی ازواج نے آپؐ سے بعض دنیوی خواہشات کی تکمیل کا اظہار کیا تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اگر ان کو فقیرانہ زندگی منظور نہیں ہے تو ان کو کہہ دے کہ آؤ تم کو الگ کر دوں۔ انہوں نے فقیرانہ زندگی اختیار کی، آخر نتیجہ یہ ہوا کہ وہی بادشاہ ہو گئیں"۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو بعد میں بہت کچھ عطا کیا۔ "یہ صرف خدا تعالیٰ کی آزمائش تھی"۔

(فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ صفحہ ۱۴۸)

"ایک شخص کی درخواست پیش ہوئی کہ میری ہمشیرہ کی منگنی مدت سے ایک غیر احمدی کے ساتھ ہو چکی ہے۔ اب اس کو قائم رکھنا چاہئے یا نہیں؟ فرمایا: "ناجائز وعدہ کو توڑنا اور اصلاح کرنا ضروری ہے" (ملفوظات جلد پنجم۔ جدید ایڈیشن۔ صفحہ ۲۳۱)۔

یہ کہہ کر کہ غیر احمدی سے پہلے سے وعدہ کیا ہوا ہے، یہ بالکل جھوٹ ہے۔ جہاں نہیں کرنی چاہئے وہاں بہر حال وعدہ کو توڑنا زیادہ مناسب ہے۔

ایکدفعہ صبح سیر پر جا رہے تھے تو یہ سوال اٹھا کہ مہر کتنا ہونا چاہئے۔ فرمایا: "تراضی طرفین سے جو ہو اُس پر کوئی حرف نہیں آتا اور شرعی مہر سے یہ مراد نہیں کہ نصوص یا احادیث میں کوئی اس کی حد مقرر کی گئی ہے"۔ یہ ایک عام محاورہ ہے شرعی مہر۔ اُس زمانہ کے حالات بالکل اَور تھے، اس زمانہ کے حالات بالکل اَور ہیں۔ حق مہر اپنی حیثیت اور توفیق کے مطابق رکھنا چاہئے۔" ہمارے ملک میں یہ خرابی ہے کہ نیّت اَور ہوتی ہے اور محض نمود کے لئے لاکھ لاکھ روپے کا مہر ہوتا ہے"۔ آج کل تو لاکھ روپے اب بھی بہت ہیں لیکن مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں تو لاکھ روپے کی کروڑوں کی قیمت تھی تو بعض نمود کی خواہش کے طور پر، بتانے کے لئے کہ ہم اتنا حق مہر رکھ رہے ہیں وہ رکھ دیتے ہیں۔ صرف ڈراوے کے لئے رکھا جاتا ہے تا کہ مرد قابو میں رہے اور کبھی اس لڑکی کو طلاق دینے کا سوچے بھی نہیں کیونکہ اپناوہ حق مہر ادا کرنا پڑے گا۔

اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فتویٰ یہ ہے: "میرا مذہب یہ ہے کہ جب ایسی صورت میں تنازعہ آپڑے تو جب تک اس کی نیّت ثابت نہ ہو کہ ہاں رضا و رغبت سے وہ اسی قدر مہر پر آمادہ تھا جس قدر کہ مقرر شدہ ہے تب تک مقررہ مہر نہ دلایا جاوے"۔ تو ہمارے جو قضاء کے معاملات ہیں اُن میں بھی اس بات کو خوب اچھی طرح مدنظر رکھنا چاہئے کہ ایک رسمی مہر کے نتیجہ میں ایک غریب آدمی پر ہرگز یہ بوجھ نہیں ڈالا جا سکتا کہ جو مہر رکھا گیا تھا اتنا ہی وہ ادا کرے۔ اس کے حالات ہوں گے وہ دیکھ کر قضاء فیصلہ کر سکتی ہے کہ جتنی اس کی توفیق ہے اس کے مطابق حق مہر ادا کرے اور پہلا جو رکھا ہوا تھا وہ فرضی تھا۔ فرماتے ہیں: "بدنیّتی کی اتباع نہ شریعت کرتی ہے اور نہ قانون"۔

(ملفوظات جلد سوم۔ جدید ایڈیشن۔ صفحہ ۲۸۴)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان اقتباسات اور آنحضور ﷺ کی اصولی ہدایت بیان کرنے کے بعد میں رشتہ ناطہ کے روزمرہ مسائل سے متعلق کچھ آپ کے سامنے باتیں رکھنا چاہتا ہوں۔ رشتہ ناطہ سے متعلق جب سے میں نے اعلان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں تحریک پیدا کی ہے میرے دل میں اور رؤیا میں بھی دیکھا کہ رشتہ ناطہ کی طرف خصوصیت سے توجہ ہو تو اس ضمن میں مجھے حیرت ہوئی کہ بہت ہی زیادہ یہ شعبہ عدمِ توجہ کا شکار ہوا تھا۔ بے شمار لڑکیاں ایسی علم میں آئیں جن کی شادی کی ماں باپ کو بھی پرواہ نہیں تھی اور اس تحریک کے بعد اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہی وہ سامان پیدا کر رہا ہے کہ بہت اچھے اچھے رشتے ہو رہے ہیں۔ لیکن اس کا ایک غلط مطلب نکالنا عام ہو گیا ہے اور پاکستان کے لوگ خصوصیت سے یہ سمجھتے ہیں کہ رشتہ ناطہ کی تحریک کا مطلب یہ ہے کہ میں ان کی بچیوں کی سب کی شادیاں انگلستان میں کر دوں یا جرمنی کر دوں۔ یہ بالکل دھوکا ہے میں نے ہرگز کبھی بھی یہ نہیں کہا کہ رشتہ کے بہانے پاکستان یا باہر انگلستان وغیرہ کی لڑکیوں کو باہر انگلستان بلایا جائے گا یا جرمنی بھجوایا جائے گا۔ رشتہ ناطہ ایک الگ مسئلہ ہے اس میں بچیوں کی عمریں برباد نہ کریں اور اچھا رشتہ جس میں دین کو اہمیت ہو اور اخلاق کو اہمیت ہو وہ اگر پاکستان میں میسر آئے تو وہاں کیا جائے، ہندوستان میں میسر آئے تو وہاں کیا جائے، بنگلہ دیش میں میسر آئے تو وہاں کیا جائے تو رشتہ ناطہ کو ولایت آنے کے بہانہ کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

پس ہر جگہ ملکوں کو رشتہ ناطہ کے شعبہ کو بہت منظم کرنے کی تاکیدیں کی جا چکی ہیں اور جہاں تک میرا علم ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہت زیادہ توجہ سے رشتہ ناطہ کے شعبے کام کر رہے ہیں۔ تو اپنے اپنے ملک میں رشتہ ناطہ کے شعبہ سے رابطہ پیدا کریں اور اگر وہ بے احتیاطی برتیں یا عدم توجہی کا سلوک کریں تو پھر مجھے لکھیں پھر میں ان کو پکڑوں گا انشاء اللہ۔ آپ کی مشکلات ہر صورت میں حل کرنے کی کوشش کی جائے گی مگر کامیابی یقیناً ہو جائے، اس کے متعلق کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کئی حالات ایسے ہوتے ہیں جن میں بعض بچیوں کی شادی نہیں ہو سکتی۔ وہ مجبوری کے حالات ہیں۔ مگر ایسی بچیوں کے متعلق کم سے کم اتنی احتیاط کرنی چاہئے کہ حسن سلوک کیا جائے۔ میں ابھی آپ کے سامنے مثالیں رکھوں گا کہ بعض بچیوں کے قد چھوٹے ہیں، بعض بد صورت ہوتی ہیں ان سے حسن سلوک کا معاملہ نہیں کیا جاتا

Earlsfield Properties
We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession
175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

اور بہت ہی دلآزاری کا سلوک کیا جاتا ہے۔ تو کئی بچیوں نے مجھے اس قسم کی شکایتیں بھیجی ہیں جو میں اب آپ کے سامنے رکھوں گا۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسی بچیاں جن کے متعلق یہ شکایت ہے کہ قد چھوٹا ہے یا شکل خراب ہے تو پہلے کیوں نہیں ان کے متعلق پتہ کرتے۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ پتہ نہ لگے کہ کسی لڑکی کی شکل کیسی ہے یا قد کتنا ہے۔ یہ سارے کوائف رشتہ ناطہ کے جو رجسٹرز ہیں ان میں بھی درج ہوتے ہیں اور دوسروں سے خموشی سے پتہ کیا جاسکتا ہے بجائے اس کے کہ کسی لڑکی کے والدین سے یا لڑکی سے کچھ بات کی جائے۔ پہلے اچھی طرح پتہ کرلیں پھر اگر نیت ہو تو ان کے پاس جائیں ورنہ نہ جائیں۔ اس سے تو بے چاری بچیوں کی بہت دلآزاری ہوتی ہے اور مجھے کثرت سے ایسی بچیاں شکایتوں کے خط لکھتی ہیں۔

بعض لڑکی دیکھنے آتے ہیں اور مکان دیکھ کر چلے جاتے ہیں یعنی لڑکی اچھی بھی ہوتی ہے، ضروری نہیں کہ اس قد چھوٹا ہو یا بد صورت ہو، اچھی خوبصورت لڑکیوں کے بھی وہ شوق سے رشتے لینے جاتے ہیں اور تبصرہ لڑکی پر نہیں بلکہ مکان پر ہو رہا ہوتا ہے کہ اچھا آپ کا مکان اتنا سا ہے۔ ایسی بداخلاقیاں جماعت میں رواج نہیں پکڑنی چاہئیں۔ بعض لوگوں کی اپنی بہو بیٹیاں بھی ہوتی ہیں ان کو یہ بھی سوچنا چاہئے کہ ان کے ساتھ اگر کوئی یہ سلوک کرے گا تو ان کو کیسا محسوس ہوگا۔

بعض لڑکے جہیز اور جائیداد کے لالچی ہوتے ہیں پھر بعض توفیق سے بڑھ کر مہر باندھتے ہیں۔ مہر کے متعلق تو میں بیان کر چکا ہوں لیکن جہیز اور جائیداد کی لالچ میں جو لڑکے شادی کرنا چاہتے ہیں ان کے متعلق میں بتا دیتا ہوں کہ جماعت کو ہرگز ان کی مدد نہیں کرنی چاہئے۔ ان کی حوصلہ شکنی کرنی چاہئے اور کہنا چاہئے تم جاؤ جہاں چاہو بھاگے پھرو جماعت تمہارے ساتھ مدد کا کوئی سلوک نہیں کرے گی۔ اگر تمہیں اپنی مرضی کی جائیداد چاہئے تو جہاں مرضی کرلو۔ احمدی لڑکیوں کو بیچاریوں کو کیوں خراب کیا جائے۔

بعض کہتے ہیں لڑکی خوبصورت ہو اور لمبی ہو اور سمارٹ ہو اور اپنی صورت کبھی آئینہ میں نہیں دیکھتے۔ بعض کے قد ٹھگنے ہوتے ہیں اور خود سمارٹ نہیں ہوتے لیکن لڑکی ایسی چاہتے ہیں۔ کبھی کبھی شیشہ بھی دیکھ لیا کریں اور یاد رکھیں کہ بعض دفعہ لڑکی بد صورت بھی ہو اگر خاوند خوش اخلاق ہو سیرت کی قدر کرنے والا ہو تو میرے علم میں ایسے رشتے ہیں کہ خاوند بیوی کے حسنِ خلق پر جان نچھاور کرتے ہیں اور بہت ہی عمدگی کے ساتھ ان کا نباہ ہوتا ہے۔ پس شکل وصورت کو غیر معمولی اہمیت دینا آپ کیلئے نقصان دہ ہے۔ میں آپ کے فائدہ کی بات کر رہا ہوں اگر اچھی شکل مل جائے تو بہت بہتر ہے لیکن اگر نہ ملے تو حسن خلق اور دین کو بہر حال ترجیح دینی چاہئے۔ ورنہ بعض اوقات تو لڑکیاں پھر انتظار میں بیٹھی رہتی ہیں کہ ماں باپ اچھا رشتہ تلاش کر رہے ہیں۔ ان کا معیار اور ہے اور اس معیار کے رشتے ملتے نہیں ان کو یہاں تک کہ پڑی پڑی گھروں میں بوڑھیاں ہو جاتی ہیں۔

اور بعض لڑکوں کے متعلق تو صاف پتہ چل جاتا ہے کہ ان کی نیت گندی ہے، شادی کی نیت نہیں بلکہ پیسہ کمانے کی نیت ہے۔ لیڈی ڈاکٹر یا کسی پروفیشنل لڑکی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ شادی وہاں کریں گے جہاں کوئی لیڈی ڈاکٹر ہو یا اس کا کوئی پروفیشن ہو۔ تو کمائی کیلئے انہوں نے اگر کچھ کرنا ہے تو پھر کمائی کے لئے نوکر رکھ لیں لیکن یہ کہ بیہودگی ہو۔ یہ شادی تو نہیں ہو سکتی پھر۔ یہ شادی محض فرضی اور ناجائز ہے اور کبھی بھی نہیں نبھتی۔ جو کمائی کیلئے شادی کرتے ہیں پھر کمائی والی عورتیں جو کماتی ہیں وہ ایسا تیسا کرتی ہیں ان کے ساتھ۔ ذرا سا آپس میں اختلاف ہو جائے تو وہ کہتی ہیں جاؤ بھاگے پھرو، روٹی ہماری کھاتے ہو اور ہم سے باتیں کرتے ہو۔ تو یہ صِرف حرص کی باتیں ہیں جو بہت ناپسندیدہ ہیں۔

پھر بہت زیادہ تعلیم کو دیکھتے ہیں۔ بعض دفعہ لڑکیاں زیادہ تعلیم یافتہ ہو جاتی ہیں تو اس سزا میں یہ تو نہیں ہو سکتا کہ ان کی شادی نہ کروائی جائے کبھی۔ یہ جو کمپلیکس ہے، احساس کمتری کہ خاوند کی تعلیم تھوڑی ہے اس لئے میں کیا کروں گی، کیا جواب دوں گی لوگوں کو، یہ نہایت بیہودہ طریق ہے۔ خاوند کی تعلیم اگر تھوڑی بھی ہو، اخلاق اچھے ہوں اور شکل صورت مناسب ہو تو زیادہ تعلیمیافتہ لڑکی کو اس کے ساتھ بیاہ دینا چاہئے۔ ہم نے تو دیکھا ہے کہ بعض دفعہ کم تعلیمیافتہ مرد کی زیادہ تعلیمیافتہ لڑکی سے شادی کروائی جائے تو زندگی بھر بہت اچھا نباہ ہوتا ہے۔ پس یہ دیکھیں کہ خوش رہتے ہیں کہ نہیں اور ان کی خوشی کا سامان کرنا چاہئے۔

بعض لوگ اپنے ملک یا اپنے شہر سے باہر شادی نہیں کرنا چاہتے کہ بیٹی ہمارے پاس رہے یہ بھی ایک زبردستی کی شرط ہے جو مناسب نہیں۔ اگر حضور اکرم ﷺ کی نصائح پر عمل کیا جائے تو دین کو حتی المقدور ترجیح دینی چاہئے یعنی دین اچھا ہو اور کوئی ایسے نقص نہ ہوں جو بعد میں ہمیشہ کیلئے دل میں خلش پیدا کریں۔ تو درمیانی صورتِ حال ہو، صورت بہت اچھی نہ بھی ہو تو مناسب ہو، قابل قبول ہو اور دین اور اخلاق اچھے ہوں تو ایسی شادی اللہ کے فضل سے بہت کامیاب ہوتی ہے۔

اسی طرح ایک یہ بھی لڑکوں میں رواج چل گیا ہے کہ غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کرلیتے ہیں۔ غیر احمدی لڑکیوں سے شادی کرنے پر ان کو جماعت سے خارج تو نہیں کیا جائے گا لیکن وہ اپنی اولاد کو جماعت سے خود ہی خارج کرلیتے ہیں کیونکہ غیر احمدی لڑکیاں وہی ماحول کے بداثرات ساتھ لے کے آتی ہیں اور بچے تربیت کے معاملہ میں باپ سے زیادہ ماں کے محتاج ہوتے ہیں اور تبھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ ماں کے پاؤں تلے جنت ہوتی ہے۔ مگر اگر ماؤں کا دین غلط ہو تو یہ خیال کریں کہ ان کے پاؤں تلے جنت ہے، ان کے پاؤں تلے جہنم بھی ہو سکتی ہے۔ تو دین کو ترجیح دیں باقی چیزوں کو بعد میں پیچھے رکھیں۔ دین بہر حال غالب رہنا چاہئے۔ اگر اولاد کو اپنا بنائے رکھنا چاہتے ہیں کہ اولاد کی دنیا اور عاقبت دونوں ٹھیک رہیں تو ایسی بیویاں گھر میں لائیں جو ان کی اچھی تربیت کرنے والی ہوں۔

اب ایک دو چند عمومی نصیحتیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ رشتہ خواہ بیٹی کا پیشِ نظر ہو یا بیٹے کا یا کسی اور عزیز کا، ہر صورت میں ماں باپ کی یہ پہلی اور بنیادی ذمہ داری ہے کہ رشتہ کے مسئلہ کا انتہائی عاجزانہ دعا کے ساتھ آغاز کریں۔ دعاؤں کو رشتہ میں بہت اہمیت ہے اور دعاؤں کا اثر اولاد پر بہت دور تک پڑتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاک نمونہ کو دیکھیں کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کیلئے بہت پہلے ہزاروں سال پہلے سے دعا کی ہوئی تھی اور آنحضرت ﷺ تو جو تھے وہ بہر حال اللہ کی تقدیر میں بننا ہی تھا لیکن ان دعاؤں کا بھی ضرور دخل ہے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیمؑ کا یہ احسان کبھی بھی نہیں بھلایا اور اپنے اوپر درود میں حضرت ابراہیمؑ پر درود بھی لازم کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی اولاد کیلئے شادی سے پہلے سے دعائیں کی ہوئی تھیں تو دعاؤں میں ضرور اپنی اولاد کو یاد رکھا کریں اور اس کے نتیجہ میں جو رشتے بھی ان کے ہوں گے وہ بھی اللہ کے فضل سے اچھے ہوں گے۔

بعض لوگ خاندانوں کی ظاہری شان و شوکت کی خاطر شادی کر لیتے ہیں یا محض مال اور حسن و جمال کی وجہ سے شادی کر لیتے ہیں ایسے گھرانوں کے انتخاب اور پسند کے پیمانے دنیا کے تابع ہونے کے باعث کبھی درست ثابت نہیں ہوتے۔

نکاح کے وقت جو آیات تلاوت کی جاتی ہیں ان میں قول سدید سے تعلق رکھنے والی آیت مرکزی نقطہ رکھتی ہے، مرکزی اہمیت کی حامل ہے اور مرکز ہی میں یہ بیان کی گئی ہے۔ قولِ سدید سے یہ مراد نہیں کہ سچ بولا جائے، قول سدید سے مراد یہ ہے کہ سچ ایسا بولا جائے کہ اس سے غلط مطلب نکلنے کا کوئی امکان ہی باقی نہ رہے۔ ورنہ بسا اوقات انسان ایک سچی بات کرتا ہے اور پھر بھی بعض باتوں کو پوشیدہ رکھ لیتا ہے اور کہتا ہے میں نے جھوٹ تو نہیں بولا۔ یہ باتیں بیان ہی نہیں کیں جو تھیں۔ اگر یہ کہا جائے مثلاً کہ میری بیٹی کو مرگی نہیں ہے اور مرگی

fozman foods
BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TEL: 020 - 8553 3611

نکلے یہ تو جھوٹ ہے۔ لیکن بعض سمجھتے ہیں یہ کہنا ضروری تو نہیں کہ مرگی ہے اور کہتے ہیں ہم نے تو سچ بولا ہے۔ لیکن قولِ سدید کا تقاضا ہے کہ کہا جائے کہ مرگی کی تکلیف ہے اور پھر اس کو سوچنے سمجھنے کے بعد اگر کوئی اس بچی سے شادی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بے شمار دنیا میں ایسے لوگ ہیں جن کو مرگی کی تکلیفیں ہیں اور ان کے خاوندان سے بہت خوش ہیں، آگے ان کی اولاد بھی اچھی پیدا ہوئی ہے، تو اس لئے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ مرگی والوں کی شادی ہی نہ ہو، میں نے تو ہزارہا معاملات دیکھے ہیں جن میں مرگی والی شادی ہوئی اور اچھے نباہ بھی ہوئے ہیں لیکن پہلے بتانا ضروری ہے۔

ایک شادی کا معاملہ تھا مجھے بتایا گیا کہ اس کی ہونے والی ساس نے اس کو قبول کر لیا۔ وہ لڑکی بہت ہی حیا والی اور غیرت والی اور قول سدید والی تھی۔ اس نے خود مجھے کہا کہ میری ہونے والی ساس کو یہ پتہ نہیں ہے کہ مجھے مرگی کی تکلیف رہی ہے اگرچہ اب اللہ کے فضل سے وہ تکلیف ہٹ بھی چکی ہے لیکن میں ہرگز شادی نہیں کروں گی جب تک آپ پہلے اس کو یہ نہ بتا دیں کہ اس بچی کو مرگی کی تکلیف رہی ہے۔ جب میں نے بتا دیا تو اس کی ہونے والی ساس نے بہت خوشی کا اظہار کیا۔ اس نے کہا اللہ کا احسان ہے کہ اتنی نیک فطرت بچی میری بہو بن رہی ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس کو مرگی سے جس طرح پہلے نجات بخشی ہے آئندہ بھی انشاء اللہ نجات بخشے گا اور اگر خدانخواستہ کبھی دورہ ہو بھی جائے تو میں اور میرا بیٹا ہرگز اس کو برا نہیں منائیں گے۔ پس قول سدید کے نتیجہ میں بہت سے فوائد ہوتے ہیں اور کئی خرابیوں سے انسان بچ جاتا ہے۔

آنحضرت ﷺ نے دین کو جہاں اہمیت دی ہے وہ درست ہے کہ دین کو بہر حال اہمیت دینی چاہئے مگر کفو کا بھی ساتھ ہی ذکر فرمایا ہے۔ کفو سے بہت سی باتیں مراد ہوتی ہیں۔ یعنی جس طرح قرآن کریم میں سورہ قُلْ هُوَاللّٰهُ اَحَدٌ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَد۔ اس کا کفو بھی ہونا چاہئے۔ کوئی نہ کوئی آپس میں ملنے جلنے کیلئے کوئی قدر مشترک بھی تو ہونی چاہئے۔ اگر کفو نہ ہو تو اس سے رشتے اکثر خراب ہو جاتے ہیں خواہ دین ہو۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دین کو اپنی جگہ رکھ کر اسی کو اولیت دینے کے باوجود جب کفو کا فرمایا ہے تو ہر ممکن کوشش ہونی چاہئے کہ میاں بیوی کا کچھ جوڑ تو ہو اور شکل صورت کا یا خاندان کا یا ماحول کا یا رہن سہن کی طرز کا آپس میں کوئی جوڑ ہو تاکہ پھر رشتے اچھے قائم ہو سکیں۔

بعض رشتے میرے علم میں ہیں جو آخر ٹوٹ گئے۔ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ ایک شخص کی کھانے کی عادت جو تھی وہ بہت ناپسندیدہ تھی اور بیوی کے اندر نفاست پائی جاتی تھی اور روزانہ جو دیکھتی تھی کہ اس طرح کھانا کھاتا ہے، منہ میں انگوٹھا ڈال دیتے ہیں بعض دفعہ، تو اس سے یہ برداشت نہیں ہوتا تھا ہر چیز دوسری ٹھیک تھی۔ تو اس لئے اس کو کفو کہتے ہیں کہ تہذیب دونوں کے اندر برابر پائی جائے۔ رہن سہن اٹھنے بیٹھنے کے انداز اچھے ہوں۔ اگر یہ باتیں بھی دیکھی جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے رشتے بہت کامیاب ہوتے ہیں۔

اب میں بتاتا ہوں کہ ہم نے جو اقدامات کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ امراء کو یہ ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ ذیلی تنظیموں خصوصاً انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ سے ضرور مدد لیں اور رشتہ ناطہ کے شعبہ کی فائلیں بنائیں، شادی کے قابل تمام لڑکوں اور لڑکیوں کے مکمل کوائف اکٹھے کریں۔ اگر اپنے طور پر لوگوں کے کوائف بھجوانے کا انتظار کرتے رہیں گے تو اکثر لوگوں میں یہ خرابی پائی جاتی ہے کہ لڑکوں کے کوائف تو نہیں بھیجتے، وہاں تو اپنی مرضی کرتے ہیں زبردستی۔ اور لڑکی کے بھیج دیتے ہیں۔ یعنی لڑکوں کی شادی کرانے کے وہ ذمہ دار اور لڑکیوں کی شادی کرانے کی جماعت ذمہ دار۔ یہ تو تِلْكَ اِذاً قِسْمَةٌ ضِيْزىٰ یہ تو نامناسب تقسیم ہے۔ خدا کا خوف کریں لڑکیوں کے کوائف جہاں بھیجتے ہیں لڑکوں کے بھی کوائف بھیجیں اور دونوں کے متعلق اگر جماعت بیک وقت غور کرے تو بہت بہتر رشتے تجویز کر سکتی ہے۔ ہاں رشتہ تجویز کرتے وقت آخری ذمہ داری اسی کی ہوگی جس نے رشتہ قبول کیا یا اس کا انکار کیا۔ جماعت صرف مدد کیلئے کوائف بھیج دیتی ہے۔ ہرگز یہ مطلب نہیں کہ ان کوائف کو ضرور منظور کرو۔ منظور یا نامنظور کرنا آخر آپ کا اپنا کام ہوگا۔ کوائف بھیجنے میں، درست تصدیقات مہیا کرنے میں جماعت کی ذمہ داری ہے۔

جب کوائف آپ کو میسر آجائیں پھر دعا اور استخارہ کے بعد فیصلہ کریں۔ لیکن استخارہ کے متعلق یہ غلط فہمی میں دور کرنا چاہتا ہوں کہ استخارہ میں ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معین خبر ملے اس کو اِسْتِخْبَارَہ کہا جاتا ہے۔ استخارہ کا مطلب صرف اتنا ہے کہ خیر طلب کی جائے۔ پس اللہ سے رشتوں میں خیر طلب کی جائے۔ اگر کچھ عرصہ دعاؤں کے بعد دل کو تسلی نہ ہو اور اللہ تعالیٰ دل کو پھیر دے تو یہی استخارہ کا مقصد ہے۔ اور دعائے خیر کرنے کے نتیجہ میں دل کو تسلی ہو جائے تو اس کا مطلب ہے کہ پھر باقی کوائف دیکھ کر دین اور دنیا اور باقی کفو وغیرہ دیکھ کر اس میں شادی کا فیصلہ خود کریں۔ جماعت پر اس کی ذمہ داری نہیں ہوگی۔ صرف یہی کافی ہے جماعت کیلئے کہ حالات معلوم کرنے میں، صحیح کوائف مہیا کرنے میں ہر قسم کی مدد کرے۔

اب صحیح کوائف کے متعلق اتنا ضروری ہے کہ جماعت سے مدد لی جائے کہ بعض لوگ جاتے ہیں ربوہ یا قادیان وغیرہ اور جا کے لالچ دیتے ہیں اپنے بیٹے کے متعلق کہ بہت بڑا کاروبار ہے بہت بڑی آمد ہے اور سب کچھ ٹھیک ٹھاک ہے۔ لیکن باہر جا کر پتہ چلتا ہے کہ کوئی کاروبار ایسا نہیں ہے اور جماعت سے بھی تعلق یونہی واجبی سا ہی ہوتا ہے تو یہاں آکر پھر وہ بچیاں خراب ہوتی ہیں اور بہت سخت رشتہ ناطہ کے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں اور یہ شادیاں اکثر ٹوٹ جاتی ہیں۔ زیادہ تر ظلم بچیوں پر ہی ہوتا ہے۔ تو ان کے ماں باپ باہر کی لالچ نہ کریں۔ ولایت بھجوانے کیلئے اگر لڑکے کے کوائف اونچی شان کے بھی ملیں تو جماعت سے پہلے پوچھیں۔ اگر جماعت ان کو بتا دے کہ ہاں یہ لڑکا اچھے اخلاق کا ہے اور مناسب آمد جتنی اس نے بتائی ہے اتنی ہی ہے تو پھر بے شک اس سے شادی کر دیں اس کی لیکن اپنی بچیوں پر خود ظلم نہ کریں۔

لاَ تَقْتُلُوۤا اَوْلاَدَکُمْ کا ایک یہ بھی مفہوم ہے کہ اپنے ہاتھوں سے اپنی بچیوں کے گلوں پر چھریاں نہ پھیریں ساری عمر وہ ترستی اور تڑپتی رہ جاتی ہیں اس لئے بیٹیوں کا معاملہ تو بہت ہی زیادہ اہم ہے ہمیشہ جماعت سے ان کے کوائف معلوم کر کے لڑکے کی طرف سے جس طرح پاکستان یا ہندوستان وغیرہ میں لالچ دی جاتی ہے اس کے کوائف معلوم کر لیں، جماعت انشاء اللہ اس معاملہ میں بہت احتیاط برتتی ہے اور اگر جو بھی جماعت کوائف مہیا کرے، اِلاّ ماشاء اللّٰہ وہ ہمیشہ ٹھیک ہی ہوتے ہیں، تو اس خصوصی نصیحت کی مجھے اس لئے ضرورت پڑی ہے کہ آجکل رشتہ ناطہ کا بہت ہنگامہ ہوا ہوا ہے بہت شور ہوا ہے اور میری نصیحت کو غلط سمجھنے کی وجہ سے میری خواب کا غلط مطلب و نتیجہ نکالنے کی وجہ سے بہت سی خرابیاں مسلسل جاری ہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ جب اس نے مجھے حکم دیا تو کام بھی خود ہی کروا رہا ہے۔ ایسے حیرت انگیز رشتے خود بخود اچھے ہوتے چلے جا رہے ہیں کہ ہمیشہ میرا دل شکر سے جھک جاتا ہے اللہ کے حضور اور جتنا بھی شکر ادا کروں اتنا ہی کم ہے۔

تو آنحضرت ﷺ کی نصیحتوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے جو اقتباسات میں نے سنائے ہیں اور خود اس پر جو نصیحتوں کا اضافہ کیا ہے ان کو اچھی طرح پلے باندھ لیں تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پھر انشاء اللہ رشتہ ناطہ کے اکثر مسائل حل ہو جائیں گے۔ اکثر کہہ سکتا ہوں سارے بہر حال نہیں ہو سکتے۔

ٹریول کی دنیا میں ایک نام

KMAS TRAVEL

پی آئی اے کے منظور شدہ ایجنٹ

پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ کسی اور جگہ جانے کی ضرورت نہیں

پارکنگ، پٹرول اور وقت بچایئے۔ Kmas Travel سے دنیا بھر میں جانے کے لئے ہوائی سفر کی بکنگ کروائیں اور گھر بیٹھے ٹکٹ حاصل کریں۔ پریشانی سے بچنے کے لئے قبل از وقت بکنگ کروائیں۔

Belgium اور Swiss کے احباب بھی رابطہ کر سکتے ہیں

رابطہ: مسرور محمود + کاشف محمود

KMAS Travel Darmstadt . Germany

Tel: 06150-866391 —— Fax: 06150-866394

Mobile: 0170-5534658

میں لڑکے کی ماں ہوں

(امتہ الباری ناصر. کراچی)

پہلا رُخ

میں لڑکے کی ماں ہوں
کئی سال سے اچھے رشتے کی خاطر
گھر بہ گھر جھانکتی در بہ در پھر رہی ہوں
مری زد میں ساری حسیں اور جواں لڑکیاں ہیں
مرے علم میں ان کی مجبوریاں ہیں
جو بھی خاتون کرتی ہے مجھ کو سلام
میں سمجھتی ہوں اس کے گھر بھی جواں لڑکیاں ہیں
اطلاع دے کے گھر گھر میں جاتی ہوں تاکہ
اپنی ہمت سے بڑھ کر وہ تیاری کرلیں
تواضع تکلف میں پیسہ بہادیں
میں گھر گھر سے کھا کھا کے موٹی ہوئی ہوں
موٹی بھی اتنی کہ پھٹ ہی گئی ہوں
اَن گنت لڑکیاں میری نظروں سے گزریں
ان کے کمزور پہلو ہیں میری نظر میں
ان کو رد کر کے ناکام آتی ہوں واپس
اس کا چرچا بھی کرتی ہوں گھر گھر میں جاکر
میں لڑکے کی ماں ہوں
نگہ میں کوئی لڑکی جچتی نہیں ہے
کوئی موٹی ہے یا پتلی بہت ہے
کسی کے گھنے بال ہیں، کوئی گنجی
کوئی ٹھگنی ہے، کوئی لمبی بہت ہے
کوئی اَن پڑھ، کوئی پڑھی لکھی بہت ہے
کوئی پنجابی ہے، کوئی اردو سپیکنگ
کہیں کوئی job کرتی نہیں ہے
کہیں کوئی چھوٹے سے گھر کی مکیں ہے
کہیں راستے گلیاں اچھی نہیں ہیں
کسی کالونی کے فلیٹوں کی لڑکی
مرے دل کو ہرگز بھی بھاتی نہیں ہے
جسے دیکھو کوئی نہ کوئی کمی ہے
میں لڑکے کی ماں ہوں
جمعے، جلسے اور اجتماعوں میں جاکر
ہر اک خوبرو لڑکی کے پاس جاکر
اُسے آگے پیچھے، دائیں بائیں گھما کر
بڑے غور سے گھور کر دیکھتی ہوں
اسے نظروں ہی نظروں میں تولتی ہوں
کہیں بھی میری تسلی نہیں ہے
کہ ہے خوب سے خوب تر کی توقع
مرضی کی لڑکی ملتی نہیں ہے
میں لڑکے کی ماں ہوں
مجھے جہیز کا کوئی لالچ نہیں ہے
مری ساس کو سونے کے کڑے ملے تھے
اس آس پہ کہ جب اپنا بیٹا بیاہوں تو مجھ کو ملیں گے
پھر بھی مجھے کوئی لالچ نہیں ہے
مری لسٹ میں کار کوٹھی فرج ٹی وی سب کچھ ہے
لیکن
وہ اس کے علاوہ بھی جو چاہے لائے
میں چاہوں تو اس وقت سب حسرتیں دور کرلوں
کوئی محرومیاں اپنی باقی نہ چھوڑوں
مگر مجھ کو اپنے خدا کا بھی ڈر ہے
میرے بھی گھر میں جواں لڑکیاں ہیں
میرے بیٹے کا رنگ سانولا ہے۔ بہت سانولا ہے
کوئی لڑکی گوری بہت گوری ہو تو
ہمارے گھر بھی دیکھنے کو کوئی چہرہ روشن ملے
میرے بیٹے کا قد قدرے کم
لمبی لڑکی ملے تو یہ ٹھگنے قدوں کی نحوست ٹلے
خیر سے میرا بیٹا موٹا بہت ہے
اسے smart اور slim کی خواہش بجا ہے
لڑکا بھینگا بھی ہے مگر اس کا کیا ہے؟
میرے لاڈلے نے نہ جم کر پڑھا ہے، نہ جم کر کمایا
مگر اس کا وعدہ ہے گر لڑکی والے اسے
states بھیج دیں گے تو جم کر پڑھے گا، کمائی کرے گا
کاش لڑکی green card holder ہو
میں لڑکے کی ماں ہوں
اچھے رشتے کی خاطر کئی سال سے
گھر بہ گھر جھانکتی، در بہ در پھر رہی ہوں
اب تو لڑکا بھی انصار میں ہو گیا ہے
دانت ہلنے لگے سر سے گنجا ہوا ہے
بات کرتے ہوئے ہکلانے لگا ہے
اور چلنے میں کچھ لنگڑانے لگا ہے
میں اپنے اس حسیں شاہزادے کی خاطر
کہاں سے کوئی حور پری ڈھونڈ لاؤں
مجھے مشورہ دیں
میں لڑکے کی ماں ہوں

دوسرا رُخ

میں لڑکے کی ماں ہوں
گھر بہ گھر جھانک کر۔ در بہ در گھوم کر
بالآخر مجھے حور پری مل گئی ہے
چاند جیسی نہیں چاند سے بھی حسیں ہے
اس کی بادامی آنکھوں میں lenses کے رنگ ہیں
اس کے ہونٹوں پہ ہے میکس فیکٹر کی سرخی
گال جیسے گلابوں پہ رنگ آگیا ہو
ناک جیسے کوئی تازہ گاجر دھری ہو
دانت جیسے کوئی موتیوں کی لڑی ہو
بال جیسے گھٹائیں گھنی اور کالی
ہاتھ بے حد حسیں انگلیاں بھنڈیاں ہیں
وہ چلتی ہے جیسے کوئی مورنی ہو
وہ اٹھتی ہے جیسے قیامت اٹھی ہو
وہ اٹھے تو عشاق دل بیٹھ جائیں
سرو قد نازنیں جیسے مورت کھڑی ہو
دستِ قدرت نے فرصت میں جیسے گھڑی ہو
دودھ بھی سامنے اس کے میلا لگے گا
کوئی کتنا بھی smart ہو تھیلا لگے گا
مرے رشتہ داروں کی حالت نہ پوچھو
آج تک ان کی حیرت سے آنکھیں پھٹی ہیں
اور ہمسائیاں دیکھ کر جل گئی ہیں
حُور لنگور کے پہلو میں آگئی ہے
میرے بھی گھر اک بہو آگئی ہے
میرا بیٹا تو بالکل ہی لٹو ہوا ہے
ساتھ اس کے مگر نظر پٹو ہوا ہے
میں لڑکے کی ماں ہوں
خیر سے جہیز لاکھوں کا لائی ہے دلہن
ساس کے لئے سونے کے بھاری کڑے ہیں
فرنیچر۔ جیسے شوروم ہی ساتھ لائی
بجلی کا سامان سب لے کے آئی
گیٹ کے پاس نیلی جو گاڑی کھڑی ہے
بہو لے کے آئی ہے بالکل نئی ہے
میں اوچھی نہیں ہوں کہ سب کچھ بتاؤں
چشم بددور بس چھوڑو تھک ہی نہ جاؤں
میں لڑکے کی ماں ہوں
بہو آنے پہ کچھ روز تو خیر گزری
مگر رفتہ رفتہ وہ کھلنے لگی پھر
لگائی بجھائی بھی کرنے لگی ہے
جھگڑا لڑائی بھی کرنے لگی ہے
زباں کی بہت تیز ہے ہاتھ کی بھی
بڑوں سے نہیں بات کا کچھ سلیقہ
نہ چھوٹوں سے برتاؤ کا ہے طریقہ
زباں اس کی آری ہے قینچی یا چاقو
اور کاٹ ایسی گہری کہ کھب جائے دل میں
میرے بیٹے کو ہاتھوں پہ ڈالا ہے اس نے
اس اُلو کو اُلو بنایا ہے اس نے
میرے بال جو تھوڑے سے بچ گئے ہیں
غنیمت ہے پھر بھی یہ کب تک رہیں گے
مجھے کرتی ہے 'او بڈھی' کہہ کر مخاطب
اور ابا کو اس کے علاوہ بہت کچھ
گھر کو ہوٹل سمجھتی ہے ہم کو ملازم
میں لڑکے کی ماں ہوں
ہمیں گوری صورت سے نفرت ہوئی ہے
اپنے بیٹے سے مجھ کو ندامت ہوئی ہے
صرف صورت نہ کام آئی میرے نہ اس کے
صرف دولت نہ کام آئی میرے نہ اس کے
میں صورت کو چاٹوں کہ زخموں کو چاٹوں
چھین کر اس نے سب کچھ نکالا ہے گھر سے
سڑک پہ بہت دیر سے رو رہی ہوں
آپ لوگوں کی خاطر یہ سب لکھ رہی ہوں
کہ حسن اور سرمایہ کچھ بھی نہیں ہے
جو تقوی نہیں ہے تو کچھ بھی نہیں ہے
فقط دینداری ہے خوف خدا ہے
کہ جس پہ گھروں کے سکوں کی بنا ہے
میں لڑکے کی ماں ہوں

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام
الرّحیم جیولرز حیدری
اور
نیو الرّحیم جیولرز حیدری
اور اب
الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 564-0231

فونوگراف کی ایجاد۔اشاعت حق کا ذریعہ

حضرت اقدسؑ نے دین حق کی اشاعت کیلئے اس زمانہ کے تمام ذرائع سے استفادہ کیا۔ آپ کی زندگی میں ایک ایسی ایجاد بھی سامنے آئی جس سے آواز ریکارڈ ہو سکتی تھی چنانچہ انیسویں صدی کے آخری ربع میں فونوگراف ایجاد ہوا۔جب ہندوستان میں فونوگراف آیا تو حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ نے فونوگراف خریدا اور حضرت اقدسؑ کو اکتوبر ۱۹۰۱ء کو اس کی اطلاع دی۔ حضرت اقدسؑ بہت خوش ہوئے اور فرمایا کہ۔ ’’جب وفد نصیبین جائے تو ہم اپنی ایک تقریر جو عربی زبان میں ہو اور قریباً چار گھنٹہ کے برابر ہو اس میں بند کر دیں۔ جس میں ہمارے دعاوی اور دلائل بیان کئے جائیں۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا کہ جہاں جہاں یہ لوگ جائیں گے وہاں اس تقریر کو اس کے ذریعہ سنائیں۔ اس سے عام تبلیغ ہو جائے گی اور گویا ہم ہی بولیں گے اور یوں مسیح کے سیاح ہونے کے معنی پورے ہو جائیں گے۔ آج تک اس فونوگراف سے صرف کھیل کی طرح کام لیا گیا ہے مگر حقیقت میں خدا نے ہمارے لئے یہ ایجاد رکھی ہوئی تھی اور بہت بڑا کام اس سے نکلے گا‘‘۔

فونوگراف کا تجربہ کرنے کیلئے حضرت اقدسؑ نے نواب محمد علی خان صاحبؓ کو لکھا کہ جب قادیان آئیں تو فونوگراف لیتے آئیں۔ چنانچہ وہ فونوگرف لائے اور ۱۵/ نومبر ۱۹۰۱ء کو نماز عصر کے بعد اس کے ریکارڈ سنائے اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کی آواز ریکارڈ کی گئی۔ پھر ۲۰ نومبر ۱۹۰۱ء کو نماز ظہر کے وقت فونوگراف لائے تو حضرت اقدسؑ نے ایک نظم کہی جس کے ابتدائی دو شعر تھے۔

آواز آ رہی ہے یہ فونو گراف سے
ڈھونڈو خدا کو دل سے، نہ لاف وگزاف سے
جب تک عمل نہیں ہے دل پاک وصاف سے
کمتر نہیں یہ مشغلہ بُت کے طواف سے

حضرت اقدسؑ کی ہدایت کے تحت مولانا عبدالکریم صاحبؓ نے یہ نظم اور اس کے علاوہ

عجب نوریست در جانِ محمدؐ

مشہور فارسی نظم اور قرآن مجید کی چند آیات، نیز حضور کی ایک فارسی نظم کے چند اشعار منشی نواب خاں صاحب ثاقب آف مالیر کوٹلہ نے پڑھے جو فونوگراف میں محفوظ کر لئے گئے۔

آمین کی مبارک تقریب

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے بچوں کیلئے ختم قرآن شریف پر تقریب آمین کی ایک اچھی روایت قائم ہوئی۔ چنانچہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کے ختم قرآن شریف کی پُر مسرت تقریب پر ۳۰/ نومبر ۱۹۰۱ء کو آمین کی تقریب ہوئی۔ جس میں بطور شکریہ ایک پر تکلف دعوت دی اور مساکین اور یتامیٰ کو کھانا کھلایا۔ ایک دعائیہ نظم بھی حضور نے لکھی۔ اس موقعہ پر حضرت نواب محمد علی خان صاحب نے عرض کیا کہ حضور یہ آمین رسم ہے یا کیا ہے؟ حضور نے اس سوال پر مفصل تقریر کرتے ہوئے فرمایا:-

’’میں ہمیشہ اس فکر میں رہتا ہوں اور سوچتا رہتا ہوں کہ کوئی راہ ایسی نکلے جس سے اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا اظہار ہو اور لوگوں کو اس پر ایمان پیدا ہو۔ ایسا ایمان جو گناہ سے بچاتا ہے اور نیکیوں کے قریب کرتا ہے۔ اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے مجھ پر لاانتہاء فضل اور انعام ہیں ان کی تحدیث مجھ پر فرض ہے۔ پس میں جب کوئی کام کرتا تو میری غرض اور نیت اللہ تعالیٰ کے جلال کا اظہار ہوتی ہے۔ ایسا ہی اس آمین کی تقریب پر بھی ہوا ہے۔ یہ لڑکے چونکہ اللہ تعالیٰ کے ایک نشان ہیں اور ہر ایک ان میں سے خدا کی پیشگوئیوں کا زندہ نمونہ ہیں اس لئے میں اللہ تعالیٰ کے ان نشانوں کی قدر کرنی فرض سمجھتا ہوں کیونکہ یہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت اور قرآن کریم کی حقانیت اور خود اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت ہیں۔ اس وقت جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو پڑھ لیا تو مجھے کہا گیا کہ اس تقریب پر چند دعائیہ شعر جن میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا شکریہ بھی ہو لکھ دوں۔ میں (جیسا کہ ابھی کہا ہے) اصلاح کی فکر میں رہتا ہوں میں نے اس تقریب کو بہت مبارک جانا کہ اس طرح پر تبلیغ کردوں گا۔ پس یہ میری نیت اور غرض تھی۔ چنانچہ میں نے اس کو شروع کیا۔ اور جب یہ مصرعہ لکھا:

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

تو دوسرا مصرعہ الہام ہوا

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

جس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ بھی میرے اس فعل سے راضی ہوا ہے۔‘‘

برطانوی سیاح مسٹر ڈکسن کی قادیان میں آمد

۱۷/ نومبر ۱۹۰۱ء کو ایک یورپین قادیان وارد ہوئے حضرت اقدسؑ کے ایماء پر حضرت مفتی محمد صادق صاحب ترجمان مقرر ہوئے۔ حضرت اقدسؑ نے آنے کا سبب دریافت فرمایا تو معلوم ہوا کہ ڈی۔ڈی۔ڈکسن نامی ایک فرنگی سیاح ہیں جو عرب، کربلا اور کشمیر کی سیاحت کرتے ہوئے یہاں صرف ایک دن کے قیام کا پروگرام لے کر آئے ہیں۔ اور آئندہ مصر، الجیریا اور سوڈان جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حضرت اقدسؑ نے ان سے باصرار کہا کہ جب آپ سیاحت کیلئے گھر سے نکلے ہیں تو قادیان میں بھی ایک ہفتہ کیلئے ٹھہریئے مگر اصرار کے باوجود صرف ایک رات رہنے پر رضامند ہوئے۔ حضرت اقدسؑ یہ ہدایت دے کر کہ شیخ مسیح اللہ خانساماں ان کے حسب منشاء کھانا تیار کریں اور ان کو گول کمرہ میں ٹھہرایا جائے اندرون خانہ تشریف لے گئے۔ مولوی محمد علی صاحب اور بعض دوسرے احباب انہیں مدرسہ تعلیم الاسلام دکھانے لے گئے۔ سکول کی لائبریری میں ناٹووچ روسی سیاح کی کتاب ’’مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات‘‘ دیکھ کر ڈکسن نے مطالعہ کی خواہش ظاہر کی جسے پورا کر دیا گیا۔ کتاب لئے وہ گول کمرہ میں آئے جہاں حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب مناسب رنگ میں انہیں تبلیغ کرتے رہے۔ مسیح کی قبر کشمیر، عربی ام الالسنہ اور جماعت احمدیہ کی امتیازی خصوصیات کے بارے میں خصوصاً گفتگو ہوتی رہی۔ عصر کی نماز کے بعد انہوں نے حضرت اقدسؑ کے تین فوٹو لئے۔ دو فوٹو آپ کے خدام کے ساتھ اور ایک فوٹو صرف آپ کا الگ لیا۔ دوسرے دن صبح چونکہ ڈکسن صاحب نے بٹالہ کی طرف واپس جانا تھا اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ان کے ساتھ بٹالہ کی طرف ہی سیر کو نکلے اور نہر کے پُل تک تشریف لے گئے اور انہیں الوداع کہا۔ دوران سیر حضورؑ نے ڈکسن صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے ایک تقریر فرمائی جس میں اپنے دعویٰ کی غرض وغایت بتائی کہ پاک زندگی جو گناہ سے بچ کر ملتی ہے وہ ایک لعل تاباں ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے۔ ہاں خدا تعالیٰ نے وہ لعلِ تاباں مجھے دیا ہے اور مجھے اس نے مامور کیا ہے کہ میں دنیا کو اس لعلِ تاباں کے حصول کی راہ بتا دوں۔ اس راہ پر چل کر میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہر شخص یقیناً یقیناً اس کو حاصل کرے گا۔ فلاسفر آسمان اور زمین کو دیکھ کر اور دوسرے مصنوعات کی ترتیبِ ابلغ و محکم پر نظر کرکے اتنا بتاتا ہے کہ کوئی صانع ہونا چاہئیے۔ مگر میں اس سے بلند مقام پر لے جاتا ہوں۔‘‘

مسٹر ڈکسن حضرت اقدسؑ کے دینی خیالات، آپ کے حسنِ سلوک اور مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوا اور بالخصوص یہ دیکھ کر تو وہ دنگ ہی رہ گیا کہ کس طرح آپ کی شخصیت نے ایک چھوٹے سے گاؤں میں جس میں دنیاوی اعتبار سے کوئی کشش نہیں مشرقی و مغربی علوم کے ماہر جمع کر دیئے ہیں۔

مقدمہ دیوار کا فیصلہ

۱۹۰۰ء میں حضرت اقدسؑ کے خاندانی مخالفین نے حضرت اقدسؑ کے مہمانوں کو تکلیف دینے کی غرض سے مشترکہ راستہ میں دیوار تعمیر کرکے روک پیدا کی تھی اس مقدمہ کا ڈیڑھ سال بعد ۱۲/ اگست ۱۹۰۱ء کو فیصلہ ہوا۔ اور عدالت نے نہ صرف دیوار منہدم کئے جانے کا فیصلہ صادر کیا بلکہ مخالف رشتہ داروں مرزا امام الدین صاحب اور مرزا نظام الدین صاحب کے خلاف خرچہ کی ڈگری بھی کر دی۔ حضرت اقدسؑ نے خرچہ کی ڈگری معاف کرکے دشمن سے حسنِ سلوک کا نمونہ پیش فرمایا۔ یہ دیوار اگست ۱۹۰۱ء میں بحکمِ عدالت گرا دی گئی اور اس طرح حضرت اقدسؑ کی صداقت کا یہ آسمانی نشان پورا ہوا۔

۱۹۰۱ء میں بیعت کرنے والے

اللہ تعالیٰ نے ۱۹۰۱ء کو بھی اپنی تائید و نصرت کا نشان ٹھہرایا۔ اس سال سیالکوٹ، کپورتھلہ، جہلم، گجرات، لاہور، بھاگلپور، ملتان، ڈیرہ اسمٰعیل خاں، گوجرانوالہ، راولپنڈی، کانگڑہ، لدھیانہ، شملہ، اڑکی، بستی وریام (جھنگ)، سید والا، ہریانہ (ہوشیارپور)، شکار، بٹالہ (گورداسپور)، بنگلور، مالیر کوٹلہ، سرہند، ہوتی (مردان)، شاہ پور، حسین آباد (مونگھیر)، کولوتارڑ (حافظ آباد)، بستی مندرانی، سنگھڑ، تونسہ کشمیر، ڈیرہ دون (اڑیسہ)، بانڈی ڈھونڈاں (ایبٹ آباد) مانسہرہ (ہزارہ) حیدرآباد دکن، انبالہ، امرتسر، علاقہ میسور، جالندھر، یوگنڈا (افریقہ)۔ ان مقامات سے بکثرت سعید فطرت افراد نے حضرت اقدسؑ کی بیعت کا شرف پایا۔ سال ۱۹۰۱ء کے اخبار الحکم میں یہ بیعتیں اسم وار مقامات کے ساتھ شائع ہوتی رہیں۔ LIFE OF AHMAD میں ’’قادیان ۱۹۰۱ء‘‘ کے تحت جو کوائف دیئے گئے ہیں ان کے مطابق اس سال روزانہ پچاس سے سو احباب حضرت اقدسؑ کی ملاقات کیلئے آتے رہے۔

فرینکفرٹ میں ۵ اپریل سے
بیلا بوتیک کی طرف سے
پہلی پاکستانی ٹیلر شاپ کا افتتاح
افتتاح کے موقع پر خصوصی رعایتی قیمتوں سے فائدہ اٹھائیں
اس کے علاوہ پتلون، شرٹ، سوٹ کوٹ، برقعہ یعنی کہ ہر طرح کے ملبوسات کی مرمت (Anderung) کا مکمل بندوبست۔ نیز پردے، بیڈ شیٹ، کشن کور وغیرہ کی سلائی کے لئے ہم سے رجوع کریں۔
Tel: 069-24279400, 069-24246490
E-mail:BELAboutique@aol.com Kaiser Str. 62-64, Laden 31-33
Frankfurt Bahnhof سے صرف تین منٹ کے پیدل فاصلے پر

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

جماعت احمدیہ لائبیریا (مغربی افریقہ) کے

چوتھے جلسہ سالانہ کا کامیاب انعقاد

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت دعاؤں کے نتیجہ میں گیارہ سال کے تعطّل کے بعد جلسہ سالانہ کی بحالی

مونسراڈو، بومی، کیپ ماؤنٹ، بونگ اور گرینڈ جیدا کاؤنٹیز سے وفود کی شمولیت

(رپورٹ: جاوید اقبال لنگاہ مربی سلسلہ۔ نمائندہ الفضل انٹرنیشنل لائبیریا)

جماعت احمدیہ لائبیریا (مغربی افریقہ) کا چوتھا جلسہ سالانہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے گیارہ سال کے طویل التوا کے بعد ۲۶۔۲۷ جنوری ۲۰۰۱ء کو مرکزی مسجد بیت المجیب منروویا میں بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ یاد رہے کہ ۱۹۹۰ سے لائبیریا مسلسل سات سال خانہ جنگی کی لپیٹ میں رہا جس کے ہولناک اثرات تاحال باقی ہیں۔ جنگ کے دوران منروویا میں جماعت کے مرکزی مشن ہاؤس اور مسجد کو بھی جلا کر خاکستر کر دیا گیا تھا۔ ان حالات میں جماعتی پروگرام بُری طرح متاثر ہوئے اور جلسہ سالانہ بھی تعطل کا شکار رہا۔ اس کے باوجود مکرم و محترم محمد اکرم صاحب باجوہ امیر و مبلغ انچارج لائبیریا نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی پُر بصیرت راہنمائی اور خصوصی دعاؤں کے طفیل بحالیٔ مشن کا کام مستقل مزاجی سے جاری رکھا جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے مشن ہاؤس کے علاوہ انتہائی خوبصورت دو منزلہ مسجد بھی جماعت کو عطا فرمائی۔ حضور انور نے اس مسجد کا نام "بیت المجیب" تجویز فرمایا۔

(مسجد کے افتتاح کی رپورٹ قبل ازیں الفضل انٹرنیشنل میں شائع ہو چکی ہے)

جماعت احمدیہ لائبیریا نے جلسہ سالانہ کے تعطل سے پیدا ہونے والے خلاء کو شدت سے محسوس کیا چنانچہ مسجد کی تکمیل کے بعد نیشنل مجلس عاملہ نے مکرم امیر صاحب کے توسط سے حضور اقدس کی خدمت میں جلسہ سالانہ کی بحالی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست کی۔ پیارے آقا کی بابرکت دعاؤں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے جلسہ کے لئے حالات سازگار بنا دئے اور جماعت احمدیہ لائبیریا کو چوتھا جلسہ سالانہ انتہائی کامیابی کے ساتھ منعقد کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمد للہ

جلسہ سالانہ کو بہتر سے بہتر اور کامیاب بنانے کے لئے انتظامات کو کئی شعبوں میں تقسیم کر دیا گیا جن میں شعبہ استقبال، رجسٹریشن، تزئین جلسہ گاہ، رہائش، خدمت خلق، فرسٹ ایڈ، ٹرانسپورٹ، لنگر خانہ، آب رسانی اور نمائش کتب خاص طور پر قابل ذکر ہیں تمام شعبہ جات افسر جلسہ سالانہ منصور احمد ناصر صاحب کی زیر نگرانی مستعدی سے اپنے فرائض بجالاتے رہے جلسہ کے آغاز سے قبل محترم امیر صاحب نے تمام کارکنان کو قیمتی نصائح اور ہدایات سے نوازا۔

جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے CAPE MOUNT COUNTY سے دو بسوں پر مشتمل قافلہ ۲۵ جنوری کو منروویا پہنچا جب کہ BOMI COUNTY سے تین بسوں پر مشتمل قافلہ ۲۶ جنوری کو صبح منروویا پہنچا۔ لائبیریا کے دور دراز علاقوں مثلاً BONG COUNTY اور GRAND GEDEH COUNTY سے بھی سپیشل وفود نے شامل ہو کر جلسہ کی برکات سے حصہ پایا۔

پہلا روز ۲۶ جنوری بروز جمعۃ المبارک

نماز جمعہ کی ادائیگی:

مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر و مشنری انچارج لائبیریا نے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ نماز جمعہ اور عصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ کے تمام مہمانوں کی خدمت میں لذیذ کھانا پیش کیا گیا۔ کھانا کھلانے کے لئے مشن ہاؤس سے ملحقہ ایک پلاٹ کو استعمال کیا گیا جسے جلسہ سے پہلے خدام نے بذریعہ وقار عمل اس مقصد کے لئے صاف ستھرا کیا تھا۔

افتتاحی اجلاس:

نماز جمعہ کی ادائیگی اور کھانے کے بعد منصور احمد ناصر صاحب نائب امیر جماعت لائبیریا کی زیر صدارت ہونے والے افتتاحی اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا جو مکرم ناصر احمد صاحب یارٹے (لوکل مشنری) نے کی۔ بعد ازاں ایک طفل عزیزم رضوان احمد نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کا اردو منظوم کلام خوش الحانی سے پیش کیا۔

تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم امیر و مبلغ انچارج لائبیریا نے افتتاحی خطاب فرمایا جس میں جلسہ سالانہ کی اہمیت و برکات حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے مؤثر رنگ میں بیان فرمائیں اور آنے والوں مہمانوں کے حق میں حضرت مسیح موعودؑ کی ادعیہ کا ذکر فرمایا۔ مکرم امیر صاحب کے خطاب کے بعد مکرم موسیٰ BRIMA صاحب صدر خدام الاحمدیہ لائبیریا نے مسیح موعود و مہدی موعودؑ کی آمد کے عنوان سے خطاب کیا۔ مکرم موسیٰ برائیما نے اپنے خطاب میں امام مہدی کی آمد قرآن اور حدیث کی روشنی میں مؤثر رنگ میں بیان فرمائی جس کے بعد مکرم ناصر احمد یارٹے لوکل مشنری و تبلیغ سیکرٹری جماعت احمدیہ لائبیریا نے جماعت احمدیہ عالمگیر کی بنی نوع انسان کی خدمات کے حوالہ سے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے افریقہ میں جماعت احمدیہ کی خدمات کے حوالہ سے معین اعداد و شمار پیش فرمائے جس کا آنے والے مہمانوں پر بہت خوش گوار اثر ہوا۔

افتتاحی اجلاس کے اختتام پر چیف گیسٹ سینیگال کے سفیر برائے لائبیریا نے اپنے تاثرات بیان فرمائے اور کہا کہ جماعت احمدیہ بنی نوع انسان کی بے لوث خدمت کر رہی ہے اور یہ جماعت دنیا کے ہر حصہ میں پھیل چکی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان کے اپنے گاؤں میں بھی جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موجود ہے۔

آخر پر صدر اجلاس نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور چند ضروری اعلانات کے بعد یہ افتتاحی اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

پہلے اجلاس کے اختتام پر جلسے کے تمام مہمانوں کی خوش ذائقہ کھانے سے تواضع کی گئی جو منروویا جماعت کی لجنہ نے جذبہ مہمان نوازی سے سرشار ہو کر اپنے ہاتھوں سے تیار کیا تھا۔

دوسرا اجلاس:

ساڑھے سات بجے نماز مغرب اور عشاء جمع کر کے ادا کی گئیں جس کے بعد پہلے روز کے دوسرے اجلاس کا آغاز ہوا۔ یہ اجلاس مکرم حاجی ببگی ماساکوئے چیف امام گاؤلا ڈسٹرکٹ، کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی کی زیر صدارت ہوا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم امیر صاحب نے درس حدیث دیا۔ اپنے درس میں محترم امیر صاحب نے حضور اکرم ﷺ کی مختلف احادیث اور انکی تفسیر بیان کی۔

حضور اقدس کے درس قرآن کریم کی ویڈیو ریکارڈنگ:

درس حدیث کے بعد دوسرے اجلاس کا اہم اور دلچسپ پروگرام شروع ہوا جس سے تمام احباب بے حد محظوظ ہوئے۔ یہ روح پرور پروگرام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا درس قرآن بزبان انگلش تھا۔ آنے والے مہمانوں کی غالب اکثریت نے حضور انور کو پہلی دفعہ ٹی وی پر دیکھا اور حضور کی زبان مبارک سے درس قرآن سنا۔

درس قرآن کے بعد مختلف جلسہ ہائے سالانہ کی جھلکیاں بھی مہمانوں کو دکھائی گئیں۔ یہ

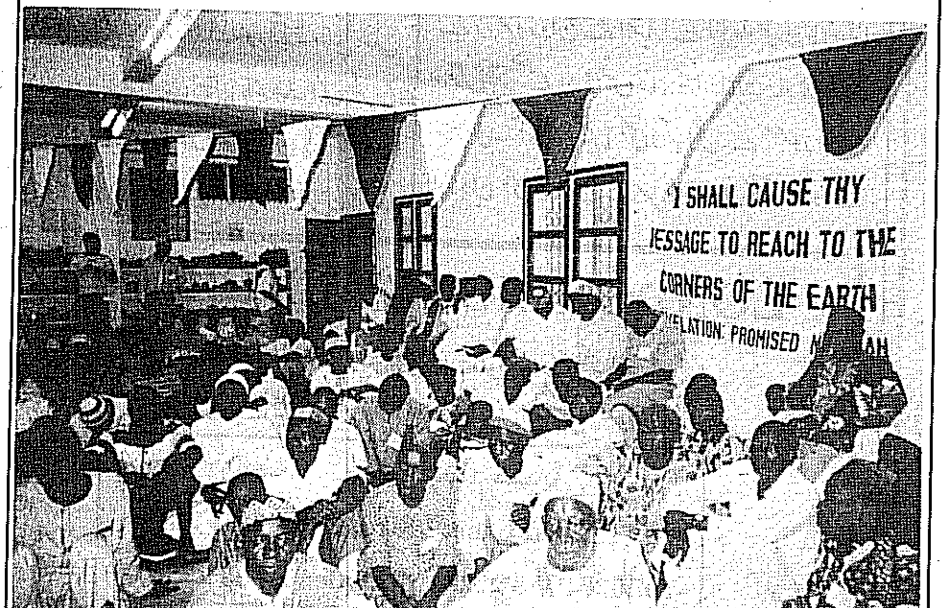

پروگرام سب کے لئے خاص طور پر دلچسپی کا باعث بنا اور سب مہمانوں نے ہمہ تن گوش ہو کر یہ پروگرام دیکھا اور سنا۔

اس اجلاس کا آخری پروگرام بھی انتہائی دلچسپ اور معلومات افزا رہا۔ یہ دلچسپ پروگرام سوال و جواب کا تھا جس میں احمدی اور غیر احمدی احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ محترم امیر صاحب نے تمام سوالات کے مؤثر اور مدلل جوابات دیئے جو ازدیاد ایمان کا باعث بنے۔ سوال و جواب کے اس دلچسپ پروگرام کے بعد پہلے روز کے آخری اجلاس کا بھی اختتام ہوا۔

دوسرا روز ۷ جنوری بروز ہفتہ

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ صبح ساڑھے چار بجے سب مہمانوں کو بیدار کیا گیا۔ نماز تہجد اور نماز فجر مکرم امیر صاحب نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم ناصر احمد صاحب یارٹے (لوکل مشنری) نے درس قرآن دیا۔

اس کے بعد ناشتہ و تیاری جلسہ کے لئے دو گھنٹے کا وقفہ ہوا۔ مہمانوں کے نہانے کے لئے "شاہ تاج احمدیہ اسکول" میں انتظام کیا گیا تھا جب کہ رہائش کے لئے مسجد مشن ہاؤس اور احمدیہ کلینک میں انتظام تھا۔

اختتامی اجلاس:

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز 9.30 بجے تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ سے ہوا۔ تلاوت کے بعد خاکسار نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے پاکیزہ کلام میں سے چند اشعار پڑھ کر سنائے اور ان کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔

بعد از تلاوت و نظم مکرم منصور احمد ناصر صاحب (نائب امیر) نے جماعت احمدیہ کا مالی نظام کے حوالہ سے قرآن کریم سے استنباط کرتے ہوئے انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت و برکات سے حاضرین جلسہ کو آگاہ کیا۔ اس کے بعد خاکسار جاوید اقبال مربی سلسلہ نے اسلامی اخلاق کے حوالہ سے جب کہ عزیزم احسان احمد نے آنحضرت ﷺ کا بچوں سے حسن سلوک کے حوالہ سے تقاریر کیں۔ جلسہ کے دونوں دن جلسہ کی کاروائی کے دوران وقفہ وقفہ سے افریقن خدام نے خاص طور پر تیار کردہ نظمیں اور ترانے پیش کیے لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ اور اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے ورد نے عجیب سماں باندھا۔ اس طرح مسٹر ADAMA ESEKU اور ان کی ٹیم نے جلسہ کی رونق کو دوبالا کئے رکھا اور حاضرین جلسہ لطف اندوز ہوتے رہے۔

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن دو سیشن تھے لیکن بوجہ قلتِ وقت دونوں سیشن یکجا کر دیے گئے۔ چنانچہ دوسرے اجلاس میں مکرم افتخار احمد صاحب گوندل مربی سلسلہ نے رحمۃ للعالمینؐ کے عنوان سے سیرۃ النبیؐ پر روشنی ڈالی جبکہ ناصر احمد صاحب یارٹے تبلیغ سیکرٹری نے قرآن کریم کے حوالے سے وفاتِ مسیحؑ کے عنوان پر نہایت پُر اثر تقریر کی۔ بعد ازاں جلسہ سالانہ پر آنے والے دور نزدیک کے احباب کو موقع دیا گیا کہ وہ اپنے اپنے تاثرات بیان کریں جس میں احباب نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مختصر تقاریر کیں۔

جلسہ کے دونوں روز مکرم FRANCIS K. FAIYAH افسر جلسہ گاہ و سٹیج سیکرٹری نے بڑے احسن رنگ میں اپنے فرائض سرانجام دئے اور انکی کمپیرنگ کا انداز بڑا منفرد تھا۔

حاضرین جلسہ کے تاثرات کے بعد مہمانِ خصوصی مکرم الحاجی جینکیز سکاٹ سابق منسٹر آف جسٹس اور موجودہ لیگل ایڈوائزر آف پریذیڈنٹ آف لائبیریا نے خطاب کیا جس میں انہوں نے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا اور جماعت کی امن پسندی اور انسان دوستی کو خاص طور پر قابلِ تقلید ٹھہرایا۔

آخر پر مکرم امیر و مشنری انچارج لائبیریا نے اختتامی خطاب فرمایا اور اختتامی دعا کروائی۔

واپسی سے پہلے جلسہ کے سب مہمانوں کو کھانا کھلایا گیا۔ مہمانوں کے واپس جانے کے لئے بسوں کا انتظام پہلے سے موجود تھا۔ بومی کاؤنٹی کے مہمانوں کی اکثریت اس دن واپس چلی گئی جبکہ کیپ ماؤنٹ کاؤنٹی کے مہمان اگلے دن واپس گئے۔

عورتوں کے سونے کا انتظام علیحدہ طور پر مسجد کی بالائی منزل میں تھا۔ رات کے وقت ایک عورت کا بچہ زور زور سے رو رہا تھا اور چپ نہیں کرتا تھا۔ شاید اسے بھوک لگی ہوئی تھی۔ مکرم امیر صاحب کی ہدایت پر اسکے لیے دودھ کا انتظام کیا گیا۔ جب بچے کی ماں اور دیگر عورتوں نے یہ دیکھا تو بہت حیران اور مشکور ہوئیں کہ جماعت احمدیہ کس طرح باریک نظر سے مہمان نوازی کرتی ہے۔

جلسہ سالانہ کے اثرات:

جماعت احمدیہ لائبیریا کا جلسہ سالانہ یہاں کے رسم و رواج کے اعتبار سے اپنی نوعیت کا انوکھا اجتماع تھا جسمیں نہ ڈانس تھا نہ گانا بجانا، نہ سازندہ تھا نہ سارنگی۔ جسکی راتیں بھی ذکر الٰہی سے معمور تھیں اور دن بھی حمد الٰہی سے سرشار۔ اس کا آنے والے تمام مہمانوں پر بہت ہی خوشگوار اثر پڑا۔

بومی کاؤنٹی کے ایک پیراماؤنٹ چیف جنہیں مکرم امیر صاحب نے جلسہ پر آنے کی دعوت دی تھی باقاعدہ وفد کے ہمراہ تشریف لائے۔ خاکسار کا بھی ان سے تعارف ہوا۔ جاتی دفعہ انہوں نے اپنا ایڈریس خاکسار کو دیا اور مکرم امیر صاحب سے درخواست کی کہ آپ میرے علاقہ میں تشریف لائیں اور لوگوں کو احمدیت کی تبلیغ کریں۔

بومی کاؤنٹی کے ایک اور پیراماؤنٹ چیف سے خاکسار کا کئی بار رابطہ ہوا لیکن ان کا امام نہیں مان رہا تھا۔ جلسہ سے قبل خاکسار نے امام اور پیراماؤنٹ چیف کو اور اہلِ قریہ کو جلسہ پر آنے کی دعوت دی۔ امام صاحب اور پیراماؤنٹ چیف باقاعدہ وفد کے ساتھ تشریف لائے اور دونوں دن جلسہ کی کارروائی پوری توجہ سے سنی اور جاتی دفعہ کہا کہ آپ آکر ہماری بیعتیں لے لیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

GRAND GEDEH COUNTY

ملک کا دور دراز علاقہ ہے جو آئیوری کوسٹ کے بارڈر پر واقعہ ہے۔ وہاں صرف دو احمدی ہیں۔ وہ اپنے ہمراہ کاؤنٹی کے چند سرکردہ افراد کا وفد لائے جنہوں نے بڑی دلچسپی سے تقاریر سنیں اور جاتی دفعہ مکرم امیر صاحب کو دعوت دی کہ آپ جلد از جلد ہمارے علاقہ کا دورہ کریں۔ حسبِ دعوت مکرم امیر صاحب نے جلسہ کے فوراً بعد وہاں کا دورہ کیا اور فضا کو احمدیت کے حق میں بدلتے ہوئے پایا۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

فرسٹ ایڈ:

جماعت احمدیہ کی تاریخ میں خدمت خلق کو ایک خاص اہمیت حاصل رہی ہے۔ چنانچہ جلسہ سالانہ کے موقع پر شعبہ طبی امداد نہایت مستعدی سے مصروفِ خدمت رہا۔ مریضوں کو مفت دوائیاں مہیا کی جاتی رہیں۔ اس ضمن میں ایلوپیتھی اور ہومیوپیتھی دونوں شعبے متحرک رہے اور مجموعی طور پر ۹۰ مریضوں کا علاج کیا گیا۔

ذرائع ابلاغ میں جلسہ کا تذکرہ:

جلسہ سے چند روز قبل جلسہ سالانہ کا اعلان D.C. T.V. اور D.C. ریڈیو پر ہوتا رہا۔

جلسہ کے افتتاحی اجلاس کی کاروائی D.C. ریڈیو۔ KISS ریڈیو۔ ELBS ریڈیو اور D.C. ٹیلی ویژن کے نمائندگان نے ریکارڈ کی اور ٹیلی ویژن اور ریڈیو پر قومی خبروں میں بعض حصے نشر کئے۔ اسی طرح جلسہ سالانہ کے دوسرے روز بھی ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات کے نمائندگان تشریف لائے اور سارا پروگرام ریکارڈ کیا۔ پروگرام کی جھلکیوں کے ساتھ مکرم امیر صاحب کا خصوصی انٹرویو نشر کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس جلسہ کو لائبیریا میں جماعت احمدیہ کی ترقی میں نمایاں کردار ادا کرنے کا موجب بنائے (آمین)۔

کتابیں پڑھنے کے بعد لائبریری کو بھیج دیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے فرمایا:

"افراد سے میں کہوں گا کہ آپ اپنی زندگی میں (اور آپ سے مراد وہ دوست ہیں جنہیں علم کا شوق ہے اور کتابیں خریدتے ہیں) بہت سی کتب ایسی بھی خریدتے ہیں کہ جب پڑھ لیتے ہیں تو ان میں آپ کو دلچسپی باقی نہیں رہتی۔ پس ایسے دوستوں کو سوچنا چاہئے کہ ایسی کتاب میں ایک ہزار دوسرے آدمیوں کو دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس واسطے وہ ایسی کتب (خلافت) لائبریری میں بھیج دیں۔ ان کا اپنا شوق تو پورا ہو گیا......"۔

اگر ہماری ساری جماعت اس طرف توجہ کرے اور ساری جماعت سے مراد پاکستان کی جماعت نہیں بلکہ ساری دنیا کی جماعتیں مراد ہیں جن میں کروڑ ڈیڑھ کروڑ سے بھی شاید زیادہ افراد ہوں۔ پس اگر دوست توجہ کریں تو ہمیں سال میں ایک لاکھ کتابیں آسانی سے مل سکتی ہیں"۔

(روزنامہ الفضل ، ۲ر مئی ۱۹۹۱ء)

(مرسلہ: صدر خلافت لائبریری کمیٹی، ربوہ)

We are happy to inform you that now we are
Microsoft certified professional IT training center
with all facilities of Microsoft certifications, all updates and testing center.
We have hostel with German and Pakistani food facilities.
Note: Ask about for special discounts for Ahmadi students.
For more informations and registration contact:

Microsoft certified professional IT training Center
Mansoor khalid , Ehrharstr.4 , 30455 Hannover (Germany)
Tel: 0049-511-7681358 Fax: 0049-511-7681359
E-mail:profiittranicenter @ yahoo.de
www.it-professional-trainings.itgo.com (German)
www.profi-it-trani-center.via.t-online.de (English)
چھٹیوں کے دوران MCSE2000 اور MCDBA کلاسز کا اجراء، طلباء کے لئے خصوصی رعایت

LONDON MONEY EXCHANGE
پاکستان بھر میں رقم بھجوائیں۔ بہترین ریٹ کے لئے تشریف لائیں
یا رقم ہمارے بینک میں جمع کروائیں اور رقم پاکستان میں وصول کریں
رابطہ: مبشر احمد صدیقی
271 Ilford Lane, Ilford, Essex 1G1 2SD
Tel:020 8478 2223 Mobile: 07968 775401

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آنحضرت ﷺ نے جن بادشاہوں کو تبلیغی خطوط ارسال فرمائے اُن میں مقوقس والیٔ مصر بھی تھا جس کی طرف حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ خط لے کر گئے۔ رسول اللہ ﷺ کے خط اور حضرت حاطبؓ کی گفتگو سے مقوقس بہت متاثر ہوا اور وہ متبرک خط اُس نے ہاتھی دانت کی ایک ڈبیہ میں محفوظ کرلیا۔ مقوقس نے جواباً آنحضور ﷺ کو لکھا کہ ”مجھے معلوم تھا کہ شام میں ایک نبی پیدا ہونے والا ہے۔ مَیں آپ کے سفیر کے ساتھ عزت سے پیش آیا ہوں اور اس کے ساتھ دو لڑکیاں بھجوا رہا ہوں جنہیں قبطی قوم میں بڑا درجہ حاصل ہے۔ کچھ پارچات اور آپؐ کی سواری کے لئے ایک خچر بھی بھجوا رہا ہوں“۔

یہ دو لڑکیاں ماریہ اور سیریں تھیں۔ حضرت ماریہ قبطیہؓ کو رسول خدا ﷺ کے عقد میں آنے کی سعادت نصیب ہوئی اور سیریں رسول اللہ کے درباری شاعر حسانؓ بن ثابت کے عقد میں آئیں۔

ذوالحجہ ۸ ہجری میں حضرت ماریہؓ کے بطن سے ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام آنحضور ﷺ نے اپنے جدامجد کے نام پر ابراہیم رکھا۔ آنحضور ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافع نے جب بچے کی پیدائش کی خبر آنحضور ﷺ کو دی تو آپؐ نے بے حد مسرت کا اظہار فرمایا اور اس خوشی میں ابورافع کو ایک غلام عنایت فرمایا۔ بچے کو دودھ پلانے کے لئے حضورؐ نے مدینہ کے ایک لوہار ابوسیف کی بیوی امّ سیف کے ہاں بھجوادیا۔ گاہے گاہے حضورؐ خود بھی حضرت ابراہیمؓ کو دیکھنے تشریف لے جاتے۔ ایک بار جب آپؐ تشریف لے گئے تو حضرت ابراہیمؓ شدید بیمار تھے، حالت بہت خراب تھی، اور کچھ ہی دیر میں اُن کی وفات ہوگئی۔ آنحضور ﷺ کو حضرت ابراہیمؓ سے بہت محبت تھی۔ آپؐ نے انہیں اٹھاکر سینے سے لگایا۔ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور فرما رہے تھے: ”آنکھ اشکبار ہے، دل غمگین ہے لیکن ہم اللہ کی رضا کے خلاف کوئی بات نہیں کہتے اور اے ابراہیم! ہم تیری جدائی پر افسردہ ہیں“۔

یہ ہجرت کا دسواں سال تھا اور حضرت ابراہیمؓ کی عمر ڈیڑھ سال تھی۔ یہ وہی ابراہیمؓ ہیں جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اگر میرا ابراہیم زندہ رہتا تو سچا نبی ہوتا“۔ عجیب اتفاق یہ ہوا کہ اِدھر حضرت ابراہیمؓ کی وفات ہوئی اور اُدھر سورج کو گرہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہہ دیا کہ ابراہیمؓ کی وفات کے باعث سورج گرہن ہوا ہے۔ یہ سن کر خدا کے رسولؐ کی غیرت جوش میں آئی اور آپؐ نے فرمایا: ”سورج اور چاند اللہ تعالیٰ کے نشانات ہیں جنہیں کبھی موت یا زندگی کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا بلکہ جب تم اس قسم کے واقعہ کو دیکھو تو ذکر الٰہی اور نماز و دعا کی طرف توجہ کرو“۔

آنحضرت ﷺ کو حضرت ابراہیمؓ سے بے انتہا محبت تھی۔ اُن کی وفات کے بعد آپؐ نے فرمایا: ”ابراہیم! اگر امر حق نہ ہوتا اور وعدہ سچا ہوتا کہ ہمارے پچھلے پہلوں کو ملیں گے تو ہم تیری خاطر اس سے بھی شدید غم کرتے“۔ پھر فرمایا: ”اگر ابراہیم زندہ ہوتا تو مَیں اُن کے خالو کو آزاد کردیتا اور ہر قبطی کا ذمہ معاف کردیتا“۔ آنحضور ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا: ”مسلمانو! جب مصر میں داخل ہو تو اچھا سلوک کرنا کہ ان سے تعلق رحم ہے“۔ نیز فرماتے: ”ابراہیمؓ کے لئے جنت میں دودھ پلانے والی مقرر ہے“۔

آنحضور ﷺ نے خود حضرت ابراہیمؓ کا جنازہ پڑھایا اور دفن کرتے ہوئے فرمایا: ”جا اپنے بھائی عثمان بن مظعون کے پاس!“۔ حضرت ابراہیمؓ کی تدفین جنت البقیع میں عمل میں آئی۔

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب کے قلم سے یہ تاریخی مضمون ماہنامہ ”تشحیذالاذہان“ جنوری ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت ہے۔

حضرت چودھری محمد ظفراللہ خانصاحبؓ

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک بار فرمایا:- ”عزیزم چودھری ظفراللہ خانصاحب نے ساری عمر دین کی خدمت میں لگائی ہے اور اس طرح میرا بیٹا ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ میری بیماری کے موقع پر تو اللہ تعالیٰ نے صرف ان کو اپنے بیٹا ہونے کو ثابت کرنے کا موقع دیا ہے بلکہ میرے لئے فرشتہ رحمت بنادیا...... اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو بغیر معاوضہ کے نہیں چھوڑے گا اور ان کی محبت کو قبول کرے گا اور اس دنیا اور اگلی دنیا میں اس کا ایسا معاوضہ دے گا کہ پچھلے ہزار سال کے بڑے آدمی اس پر رشک کریں گے“۔

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃالمسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آپؓ کی وفات کے بعد ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا:- ”ایک دفعہ BBC کے نمائندے نے انٹرویو لیتے ہوئے اچانک آپ پر سوال کیا کہ آپ کی زندگی کا سب سے بڑا واقعہ کیا ہے۔ بے تکلف، سوچنے کے لئے ذرا بھی تردّد نہ کرتے ہوئے آپ نے فوراً یہ جواب دیا کہ میری زندگی کا سب سے بڑا واقعہ وہ تھا جب مَیں اپنی والدہ کے ساتھ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کے مبارک چہرے پر نظر ڈالی۔ اس دن کے بعد پھر وہ ہاتھ آپؓ نے کبھی واپس نہیں لیا...... اور جو عظمتیں بھی آپؓ کو ملی ہیں اس وفا کے نتیجہ میں ملی ہیں، اس استقلال کے نتیجہ میں ملی ہیں“۔

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ ۱۵/جنوری و ۱۲/فروری ۲۰۰۰ء میں حضرت چودھری صاحبؓ کی سیرت پر ایک مضمون مرتبہ مکرم پروفیسر راجہ نصراللہ خان صاحب شامل اشاعت ہے۔

محترمہ صاحبزادی امۃالجمیل صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ مَیں نے حضرت چودھری صاحبؓ کی بیماری کے دوران صرف اور صرف ایک بات سنی اور وہ یہی کہ ”نماز کا وقت ہوگیا ہے، مجھے نماز پڑھادو“۔ ہمیشہ نماز باجماعت پڑھنی پسند فرمائی۔ آپؓ یہ بھی چاہتے تھے کہ ہمیشہ باوضو رہیں۔

آپؓ کی بیٹی محترمہ امۃالحئی صاحب کا بیان ہے کہ ایک مہینہ اور دس دن کی آخری بیماری میں پہلے پانچ دن مکمل بے ہوش رہنے کے بعد جب آپؓ ہوش میں آئے تو ظہر کا وقت تھا۔ محمد میاں کو آواز دی اور پوچھا کیا وقت ہے۔ جواب ملنے پر فرمایا کہ مجھے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کرکے پڑھادو...... وصال سے چارپانچ دن پہلے مکمل بیہوشی میں اچانک بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھا مگر آنکھیں نہیں کھولیں۔

محترم چودھری ظہور احمد باجوہ صاحب لکھتے ہیں کہ ۱۹۴۵ء میں حضرت چودھری صاحبؓ اپنے چھوٹے بھائی محترم چودھری عبداللہ خانصاحب امیر جماعت کراچی کو ٹانگ کے اپریشن کے لئے لندن لائے۔ جنگ کی وجہ سے ہسپتال بھرے ہوئے تھے چنانچہ کہیں داخلہ نہیں ملا۔ ایک روز خوشی سے بتایا کہ رات کو مایوسی کی حالت میں بڑی دعا کا موقع ملا۔ مَیں نے سن رکھا تھا کہ روہیمپٹن کے ایک ہسپتال میں اعضاء لگائے جاتے ہیں، بغیر واقفیت کے وہاں چلا گیا۔ سارا راستہ درود شریف پڑھتا رہا۔ انچارج ڈاکٹر سے کیفیت بیان کی اور علاج کی رپورٹ دکھائی۔ وہ رپورٹ پڑھ رہا تھا اور مَیں آنحضور ﷺ پر درود بھیج رہا تھا۔ ڈاکٹر نے سر اٹھایا اور مشکل ہونے کے باوجود مریض کو داخل کرنے کی حامی بھرلی۔ مَیں کمرہ سے نکلا اور لان میں ہی سجدہ شکر بجالایا...... آپؓ کئی دفعہ خطبات میں بھی تلقین فرماتے تھے کہ انسان کام میں مصروف ہوتے ہوئے بھی زبان سے درود بھیج سکتا ہے لیکن اگر زبان کام میں مصروف ہو تو فارغ اوقات میں آنحضرت ﷺ پر درود و سلام سے بڑھ کر کوئی عبادت اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں۔

ایک دفعہ آپؓ کے بھائی محترم چودھری شکراللہ خانصاحب ایک مقدمہ قتل میں ماخوذ ہوگئے۔ آپؓ اُن دنوں ملک سے باہر تھے۔ آپؓ کو اس امید پر اطلاع دی گئی کہ کسی بڑے افسر کو اشارہ کریں گے تو مقدمہ سے خلاصی ہو جائے گی۔ بڑی انتظار کے بعد آپؓ کا خط آیا کہ شکراللہ خان مجھے بہت ہی پیارا ہے۔ مَیں اس کے لئے دعا ہی کرسکتا ہوں۔ اگر فی الواقع اس نے جرم کیا ہے تو میری محبت یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کو سزا اسی دنیا میں ہی مل جائے، اس کی بخشش کا سامان ہو جائے۔ مَیں آخرت کے حساب کتاب اور سزا کے تصور سے بھی ڈرتا ہوں۔ آپ سب دعائیں کریں مَیں بھی کرتا رہوں گا...... آخر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور اس مصیبت سے نجات مل گئی۔

مکرم بشیر احمد رفیق خانصاحب کا بیان ہے کہ شام کو بیڈروم میں جانے سے قبل آپ عموماً یہ پوچھا کرتے تھے کہ فجر کی نماز کا کیا وقت ہوگا اور نماز میرے کمرہ میں آکر پڑھیں گے یا مَیں آپ کے کمرہ میں آجاؤں؟۔

ایک بار ملکہ مَیری نے آپؓ کو ذاتی مہمان کی حیثیت سے محل میں مدعو کیا۔ آپؓ کو بتایا گیا کہ ملکہ جب تک خود ملاقات کو ختم نہ کریں، آپ ان کی موجودگی میں اشارۃً بھی ملاقات کے اختتام کی کوشش نہیں کرسکتے۔ لیکن ملاقات اتنی لمبی ہوگئی کہ آپؓ کو ڈر ہوا کہ کہیں نماز عصر ضائع نہ ہو جائے۔ ملکہ فوراً سمجھ گئیں کہ آپکی طبیعت پر کوئی بوجھ ہے۔ انہوں نے دریافت کیا اور پھر فوراً کھڑی ہوگئیں اور حکم دیا کہ ظفراللہ خان کی نمازوں کے اوقات نوٹ کرلو اور اگر ملاقات کے دوران ان کی کسی نماز کا وقت ہو جائے تو مجھے بتادیا کرو۔

مکرم خانصاحب مزید بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک نوجوان نے دورانِ گفتگو کہا کہ فجر کی نماز یورپ میں اپنے وقت پر ادا کرنی بہت مشکل ہے۔ آپؓ نے فرمایا کہ اگرچہ مجھے اپنی مثال پیش کرتے ہوئے سخت حجاب ہوتا ہے لیکن آپ کی تربیت کیلئے یہ کہتا ہوں کہ خدا کے فضل سے قریباً نصف صدی کا زمانہ یورپ میں گزارنے کے باوجود فجر تو فجر، مَیں نے کبھی نماز تہجد بھی قضا نہیں کی۔

جو لوگ آپؓ کو دعا کیلئے کہتے اُن کیلئے نام بنام دعا کرتے تھے۔ ایک دفعہ بروک ووڈ قبرستان گئے تو احمدی احباب کی قبروں پر دعا کرنے کے بعد فرمایا کہ اس قبرستان میں سر فضل حسین کے صاحبزادے کی بھی قبر ہے جن کو وفات پائے چالیس سال ہونے کو ہیں، اس کے والد کے مجھ پر احسانات ہیں اسلئے مَیں روزانہ بالالتزام اس کیلئے دعا کرتا ہوں۔ قبر کا تعویذ بہت خستہ تھا۔ آپؓ نے قبرستان والوں کو قبر درست کرنے کی ہدایت دیتے ہوئے کہا کہ اس کا سارا خرچ مَیں ادا کردوں گا۔

مکرم بشیر رفیق صاحب اپنا مشاہدہ یوں بیان کرتے ہیں کہ حضرت چودھری صاحبؓ کو مَیں نے ہمیشہ نماز تہجد کا پابند پایا۔ نماز باجماعت کے لئے تیسری منزل پر واقع اپنے فلیٹ سے سیڑھیاں اتر کر تشریف لاتے۔ نماز جمعہ کے لئے اوّل وقت پر تشریف لاتے اور پہلی صف میں تشریف فرما ہوتے۔ روزانہ سیر کے دوران درود شریف اور تسبیحات کا ورد فرماتے اور اسی لئے سیر میں کسی کی معیت پسند نہیں فرماتے تھے۔ آپؓ اپنے ایک

بزرگ کاذکر فرمایا کرتے تھے کہ اُن کی دعائیں بہت قبول ہوتی تھیں۔ قبولیت دعا کا راز دریافت کرنے پر اُن بزرگ نے بتایا کہ مَیں دعا کے لئے اندھیری کوٹھڑی میں چلا جاتا ہوں اور دروازہ بند کر کے اللہ میاں کو جپھی ڈال لیتا ہوں کہ جب تک میری دعا قبول نہیں کروگے، مَیں نہیں چھوڑوں گا۔

مکرم چودھری حمید نصراللہ خانصاحب بیان کرتے ہیں کہ بعض اوقات علالت کی وجہ سے رات کو نیند آور دوا کی بھاری مقدار آپؓ کو دی جاتی لیکن صبح کے وقت بہرصورت جاگ جاتے اور نماز باجماعت ادا کرتے۔ علالت اور دوائی دونوں کبھی نماز کی ادائیگی میں حارج نہیں ہو سکیں۔

آپؓ انتہائی دعاگو شخص تھے۔ ہر ایک شخص کا نام لے کر اس کی ضرورت کو مدنظر رکھ کر دعا کرتے تھے۔ ایک دفعہ پوچھنے پر بتلایا کہ ایسے اشخاص کے نام دو سو سے تجاوز کرتے ہیں جن کیلئے مَیں روزانہ بلاناغہ انکے نام لے کر انکے مقصد کیلئے دعا کرتا ہوں۔

مکرم ڈاکٹر عبدالرشید تبسم صاحب نے ایک بار حضرت چودھری صاحبؓ سے پوچھا کہ اسلامی شریعت کے میدان میں آپؓ نے جو ورزش فرمائی اُس سے آپؓ کا باطن بھی سراسر نور بن چکا ہوگا۔ اس سے جزاسزا کے معاملہ میں آپ خود اعتمادی اور نفس مطمئنہ حاصل کر چکے ہوں گے۔ دورِ حاضر میں آپ دنیوی اعتبار سے افضل ترانسان ہیں اور دین کے معاملہ میں بھی ایک نہایت ممتاز شخصیت ہیں۔ اس پر حضرت چودھری صاحبؓ نے فرمایا کہ آپ نے میرے متعلق جو کہا ہے، مَیں اُس پر تبصرہ نہیں کرتا، میرا حال یہ ہے کہ ایک شعر نے تین راتیں مجھے بہت بُری طرح رلایا اور تڑپایا ہے، شکر ہے اُس وقت میرے قریب کوئی دوسرا شخص نہیں ہوتا تھا۔ وہ شعر ہے:

ہجر کی رات جاگنے والو!
کیا کروگے اگر سحر نہ ہوئی

اصل بات اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے۔ کسی انسان میں کتنی ہی صفات کیوں نہ ہوں مگر اللہ تعالیٰ اس کو منہ لگانا پسند نہ فرمائے تو وہ کیا کر سکتا ہے...... اس کے سامنے انسان کی حیثیت ریت کے چھوٹے سے چھوٹے ذرّے کے برابر بھی نہیں۔ پس اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے سامنے ایسے ذرّے سے بھی حقیر سمجھو اور اُس کے حضور میں اپنی ناک اتنی رگڑو کہ صرف تمہارا شعور باقی رہ جائے جو تمہیں بتائے کہ تم بالکل مٹ چکے ہو۔

محترم شیخ عبدالقادر صاحب محقق بیان کرتے ہیں کہ چودہ پندرہ سال کی عمر میں مَیں اس قدر بیمار ہوگیا کہ تعلیم کا سلسلہ جاری نہ رہ سکا اور علاج کے لئے لاہور بھجوایا گیا۔ ایک روز تہجد ادا کر کے سویا تو خواب میں کسی نے کہا کہ چودھری ظفراللہ کو دعا کیلئے کہو۔ چنانچہ میرے والد نے آپؓ کو خط لکھا۔ آپؓ نے جواب دیا کہ ”من آنم کہ من دانم۔ مَیں خوب جانتا ہوں کہ مَیں کیا ہوں لیکن چونکہ عزیز نے خواب دیکھا ہے اسلئے مَیں انشاء اللہ اس کیلئے دعا کروں گا“۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے آپؓ کی دعاؤں کو قبولیت بخشی اور مَیں صحت یاب ہوگیا۔

مشہور ادیب رئیس احمد جعفری لکھتے ہیں:
چودھری صاحب اُس فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں جسے عام طور پر گمراہ بلکہ کافر کہا جاتا ہے لیکن یہ گمراہ اور کافر شخص بغیر شرمائے ہوئے داڑھی رکھتا ہے اور اقوام متحدہ کے جلسوں میں علی الاعلان نماز پڑھتا ہے۔ جھمپیر کا ریلوے حادثہ جب رونما ہوا تو یہ شخص اپنے سیلون میں فجر کی نماز پڑھ رہا تھا۔

حضرت چودھری صاحبؓ نے اپنی زندگی کے آخری سال قرآن کریم، احادیث کی بیس جلدوں اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے تراجم کرنے میں صرف کردیئے۔ آپؓ کو ہزاروں حدیثیں ازبریاد تھیں۔ آنحضورﷺ سے آپؓ کو مثالی عشق تھا۔ دہلی کا ایک مسلمان DSP جس نے آنحضورﷺ کی توہین کے معاملے میں مخالفین کا ساتھ دیا تھا اور انگریزوں سے بڑھ کر ہندوؤں اور سکھوں کی طرفداری کی تھی، اُس نے اُس وقت آپؓ کو سیلوٹ کیا جب آپؓ چین میں سفیر متعین ہوئے تھے اور دہلی ریلوے اسٹیشن سے روانہ ہو رہے تھے۔ جب اُس کے تین بار سیلوٹ کرنے پر بھی آپؓ نے کوئی جواب نہ دیا تو ایک بڑی شخصیت نے آپؓ کو اُس کی طرف توجہ دلائی۔ آپؓ نے فرمایا: ”میرے آقا کی توہین کرتا ہے اور مجھے سلام کرتا ہے، اسے شرم آنی چاہئے“۔

حضرت حاجی محمد الدین صاحب تہالویؓ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی اور درویش قادیان حضرت حاجی محمد الدین صاحب تہالویؓ کا ذکر خیر ماہنامہ ”مصباح“ جنوری ۲۰۰۰ء میں آپکی نواسی مکرمہ صائمہ مریم صاحبہ کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔

آپؓ ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۰۳ء میں حضرت مسیح موعودؑ کے سفر جہلم کے موقع پر پہلی بار زیارت سے فیضیاب ہوئے اور فوراً بیعت کی سعادت حاصل کی۔ اس پر بعض شرپسندوں نے آپؓ کو قتل کی دھمکیاں بھی دیں اور بعد میں گاؤں جانے پر آپؓ کو بہت سے مصائب کا سامنا بھی کرنا پڑا۔ ایک بار قریبی بارہ دیہات سے لوگ اس نیت سے اکٹھے ہوگئے کہ آپؓ کو قتل کردیں گے۔ آپؓ نے اُن سے کہا کہ اگر مارنے ہی آئے ہو تو مَیں دو نفل نماز پڑھ کر دعا کرنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ آپؓ قریبی مسجد میں چلے گئے اور اس طرح دعا میں مشغول ہوئے کہ وقت گزرنے کا احساس نہ رہا۔ باہر لوگوں نے سمجھا کہ آپؓ ڈر گئے ہیں۔ جب کافی دیر کے بعد آپؓ باہر نکلے تو ایک گھڑسوار آتا دکھائی دیا اور للکار کر بولا کہ کوئی اِس شخص کو ہاتھ نہ لگائے۔ اُس شخص کا دبدبہ اتنا تھا کہ مجمع منتشر ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے آپؓ کی حفاظت فرمائی۔ آپؓ بتایا کرتے تھے کہ مَیں دعوت الی اللہ کے لئے کئی دیہات میں گیا ہوں لیکن اُس نوجوان کو دوبارہ کبھی نہیں دیکھا۔

آپؓ کی اُس وقت تک اہلیہ احمدی نہیں تھیں جب آپؓ کے دو بچے ایک ہی دن وفات پاگئے۔ آپؓ کی اہلیہ نے اس موقع پر بہت صبر کا نمونہ دکھایا۔ بعد ازاں جب وہ قادیان آئیں تو حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہؓ نے بہت محبت کا برتاؤ کیا چنانچہ آپؓ کی شفقت و ہمدردی سے متاثر ہو کر انہوں نے احمدیت قبول کرلی۔

سیالکوٹ کی ایک تقریب میں آپؓ کو حضرت مسیح موعودؑ کو اپنے ہاتھ سے جوتا پہنانے کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپؓ کو حج بیت اللہ کا شرف بھی ملا۔ سترہ سال تک قادیان میں درویشی کی زندگی گزارنے کی توفیق بھی ملی۔ اس دوران آپؓ کا قیام دارالمسیح کے اندر مسجد مبارک کی چھوٹی سیڑھیوں سے ملحق حضرت اماں جانؓ کے ایک کمرہ میں رہا۔ آپؓ بہت دعاگو، متقی اور سادہ طبع تھے۔ نوافل کا بہت التزام فرماتے۔ لمبے عرصہ تک مسجد مبارک قادیان میں امامت کے فرائض بھی انجام دیئے۔ آپؓ نے اپنی زندگی میں کئی مقامات پر صبر کا شاندار مظاہرہ کیا۔ آپؓ کی زندگی میں آپؓ کے جواں سال فرزند ڈاکٹر محمد احمد صاحب عدن میں وفات پاگئے۔

آپؓ کی صحت عام طور سے اچھی رہی لیکن آخری ایام میں بندش پیشاب سے بہت تکلیف اٹھائی۔ بیوی بچوں سے ملنے پاکستان آئے تو بیماری شدید ہوگئی اور ۱۹۶۵ء میں میو ہسپتال لاہور میں ۷۹ سال کی عمر میں وفات پائی۔

مادام تساؤ

روزنامہ ”الفضل“ ربوہ یکم جنوری ۲۰۰۰ء میں لندن میں مشہور عالم مومی مجسموں کے عجائب گھر کے بارہ میں ایک مضمون مکرم سلیم شاہجہانپوری صاحب کے قلم سے شامل اشاعت ہے۔ اس عجائب گھر میں برطانیہ کے شاہی خاندان کے علاوہ مختلف ممالک کے سابق و موجودہ سربراہان اور کئی مشہور عالم شخصیات کے بہت سے مجسمے رکھے گئے ہیں۔

اس عجائب گھر کے اجراء کا سہرا مادام تساؤ کے سر ہے جو ۱۷۶۱ء میں Strasbourg کی ایک غریب بیوہ کے گھر پیدا ہوئیں۔ ان کا نام میری گراسہالٹز (Marie Grashaltz) رکھا گیا۔ ان کے سپاہی والد، انکی پیدائش سے پہلے وفات پاچکے تھے۔

میری کی والدہ نے برن میں ڈاکٹر کریٹنس کے ہاں ملازمت اختیار کرلی جو ایک مشہور فنکار تھے اور موی مجسمے تیار کرتے تھے۔ میری کی عمر چھ سال تھی تو یہ اپنی والدہ کے ہمراہ ڈاکٹر کریٹنس کے ساتھ پیرس گئی جہاں ۱۷۷۰ء میں ڈاکٹر کے مجسموں کی نمائش ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد ڈاکٹر نے میری کو مجسمے بنانے کی تربیت دینی شروع کردی اور تیرہ سال کی عمر میں میری نے اپنا پہلا مجسمہ تیار کیا۔ جب اس کا شہرہ لوئیس شانزدہم کی ہمشیرہ الزبتھ تک پہنچا تو میری کو Versailter میں آرٹ ٹیوٹر مقرر کردیا گیا اور اس طرح وہ اگلے نو سال تک فرانس کے شاہی خاندان میں رہی۔ جب ۱۷۸۹ء میں فرانس میں انقلاب برپا ہوگیا تو میری کو ڈاکٹر کریٹنس اپنے گھر واپس لے گیا جہاں آئندہ پانچ برس تک میری کو موت کا نشانہ بننے والی مشہور شخصیات کیلئے نقاب سینے پر مجبور کیا جاتا رہا۔ ان شخصیات میں لوئیس شانزدہم اور میری انٹونی سمیت کئی انقلابی لوگ شامل تھے جن کو میری خود بھی جانتی تھی۔ جس سال دہشت کا ماحول ختم ہوا، اُسی سال ڈاکٹر کریٹنس کا انتقال ہوگیا اور اُس کی نمائش گاہ کا انتظام میری نے سنبھال لیا۔ ایک سال بعد میری نے فرانکوئس تساؤ سے شادی کرلی اور اس طرح وہ مادام تساؤ کہلانے لگی۔ ۱۸۱۰ء میں اُسکے ہاں ایک بیٹی پیدا ہوئی جو جلد ہی فوت ہوگئی۔ پھر دو بیٹے پیدا ہوئے۔

ابھی فرانس میں ایسی مشکلات تھیں کہ میری کو اپنی نمائش کے وجود کو برقرار رکھنے کے لئے ایک تاریخی فیصلہ کرنا پڑا۔ اُس نے اپنے چھوٹے بیٹے اور شوہر کو فرانس میں چھوڑا، بڑے بیٹے کو ساتھ لیا اور اپنی نمائش کو انگلستان منتقل کردیا۔ اس کے بعد اُس نے فرانس اور فرانس میں موجود اپنے خاندان کو دوبارہ مُڑ کر نہ دیکھا اور اگلے تیس سال میں انگلستان کے مشہور شہروں میں اپنی نمائش کا اہتمام کیا۔ جب وہ ۷۴ سال کی ہوگئیں تو انہوں نے لندن میں بیکر سٹریٹ پر اپنی مستقل رہائش گاہ کو نمائش گاہ میں تبدیل کردیا۔ اُن کا آخری شاہکار خود اُن کا مجسمہ ہے جو انہوں نے اپنی وفات سے آٹھ سال قبل تیار کیا۔ اُن کی وفات کے بعد اُن کے بیٹے اور پھر اُن کے پوتوں نے نمائش کو سنبھالا۔ ۱۸۸۴ء میں یہ نمائش اس عمارت میں کھولی گئی جہاں یہ آج بھی قائم ہے۔ ۱۹۳۵ء میں اس نمائش گاہ کو ایک بڑی آتش گیری کا سامنا کرنا پڑا جس سے بہت نقصان ہوا۔ پھر جنگ عظیم دوم میں جرمن فضائی حملوں سے بھی نقصان کا سامنا کرنا پڑا لیکن یہ نمائش روز بروز ترقی کرتی رہی اور آج لندن میں سیاحوں کی توجہ کا سب سے مقبول اور دلکش مرکز ہے۔

ماہنامہ ”انصاراللہ“ فروری ۲۰۰۰ء میں شامل اشاعت مکرم طاہر عارف صاحب کی نظم سے چند اشعار ہدیہ قارئین ہیں:

حسنِ مستور ہم بھی دیکھیں گے
جلوۂ طور ہم بھی دیکھیں گے
تاج قدموں میں روندے جائیں گے
ظلم مجبور ہم بھی دیکھیں گے
زیر ہوں گے جو آج چھائے ہیں
فتح مامور ہم بھی دیکھیں گے
اِک حسیں بن سنور کے آئے گا
چشم بدور ہم بھی دیکھیں گے

اعزاز

☆ عزیزم منیب انور ورک نے ٹیبل ٹینس کے (انڈر 16) بین الصوبائی مقابلوں میں پنجاب کی نمائندگی کرتے ہوئے ٹیم۔ایونٹ میں دوم اور انفرادی طور پر اوّل پوزیشن حاصل کرنے اور نیشنل چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کیا۔

☆ عزیزم محمد معظم نے بیڈمنٹن کے (انڈر16) بین الصوبائی مقابلوں میں پنجاب کی نمائندگی کرتے ہوئے ٹیم ایونٹ مقابلوں میں قومی چیمپئن بننے کا اعزاز حاصل کیا۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

09/04/2001 – 15/04/2001

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours.
For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344
ALL TIMES ARE NOW GIVEN IN GMT

Monday 16th April 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Class: Lesson No.122, Final Part ®
Rec: 08.08.98 With Hadhrat Khalifatul Masih IV
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.230 ®
Rec: 05.12.96
02.20 Speech: 'Sacrifice of early Ahmadis'
Produced by MTA Pakistan
03.10 Urdu Class: Lesson No.133
Rec.05.12.95 ®
04.30 Learning Chinese: Lesson No.209 ®
Hosted by Usman Chou Sahib
04.50 Mulaqat: With Young Lajna & Nasirat
Rec.13.08.00 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Kudak No.32
Produced By MTA Pakistan
06.55 Dars Ul Quran: No.15 (1998) ®
Rec:17.01.98 By Hadhrat Khalifatul Masih IV
08.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.230 ®
Rec:05.12.96
09.15 Urdu Class: Lesson No. 124 ®
Rec:29.12.95
10.20 Documentary: A Visit to Barheen
Commentator: Saleem ul Din Sahib
10.55 Indonesian Service: Friday Sermon
With Indonesian Translation
12.05 Tilawat, News
12.55 Rencontre Avec Les Francophones
Rec: 18.09.2000
13.40 Children's Corner: Kudak No.32 ®
13.55 Bengali Service: Various Items
15.05 Homeopathy Class: Lesson No.10
Rec.02.05.94
16.10 Children's Class: Lesson No.125, Part 1
Rec:19.09.98
16.55 German Service: Various Programmes
18.05 Tilawat, Dars Malfoozat
18.25 Urdu Class: Lesson No.134
Rec.30.12.95
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.231
20.30 Turkish Programme: Introduction to
Ahmadiyyat – Part No.5
21.05 Rohani Khazine: Programme No.26/P.2
21.20 Rencontre Avec Les Francophones
Rec.18.09.00 ®
22.30 Homeopathy Class: Lesson No.10 ®
22.31 Documentary: A Visit to Braheen ®

Tuesday 17th April 2001

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Mulaqat: Class No.125, Part 1 ®
Rec.19.09.98
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.231 ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.10 MTA Sports: Volleyball Final, Rabwah
Produced by MTA Pakistan
03.10 Urdu Class: Lesson No.134 ®
Rec: 30.12.95
04.15 Speech: Maulana Sultan Mahmood Anwer Sb
Held at Jalsa Salana District Bhawalnagar
04.45 Rencontre Avec Les Francophones ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Class No.125, Part 1 ®
07.25 Pushto Programme: F/S Rec.10.03.00
With Pushto Translation
08.15 Rohazine Khazaine: Prog.26 / P.2
Quiz Prog. Braheen-e-Ahmadiyyat ®
08.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.231 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.134 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.30 Le Francais c'est Facile: Lesson No.15
13.05 Bengali Mulaqat: Rec.05.09.00
With Bangla Speaking Guests
14.05 Bengali Service: Various Items
15.10 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.174
Rec.07.01.97
16.10 Children's Corner: Guldasta No.19
Produced by MTA Pakistan
16.35 Le Francais c'est Facile: Lesson No.15 ®
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.25 Urdu Class: Lesson No.135
Rec.31.12.95
19.20 Liqa Ma'al Arab: Session No.233
Rec.11.12.96
20.20 Norwegian Programme: Various Items
20.50 Bengali Mulaqat: Rec.05.09.00 ®
21.50 Hamari Kaenat: Programme No.87
22.15 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.174 ®
Rec.07.01.97
23.25 Le Francais C'est Facile: Lesson No.15 ®

Wednesday 18th April 2001

00.05 Tilawat, News
00.30 Children's Corner: Guldasta No.19 ®
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.233 ®
02.10 Bengali Mulaqat: Rec.05.09.00 ®
03.10 Urdu Class: Lesson No.135, Rec.31.12.95 ®
04.15 Le Francais C'est Facile: Lesson No.15 ®
04.55 Tarjumatul Quran: Lesson No.174 ®
Rec.07.01.97
06.05 Tilawat, News
07.05 Children's Corner: Guldasta No.19 ®
08.05 Swahili Programme: Muzaakhrah
Host: Abdul Basit Shahid Sb.
08.05 Hamari Kaenat: Prog. No.87 ®
08.40 Liqa Ma'al Arab: Session No.233 ®
10.00 Urdu Class: Lesson No.135 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.30 Urdu Asbaaq:
13.00 Atfal Mulaqat: Rec.16.08.00
14.00 Bengali Service: Various Items
15.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.175
Rec:11.02.97
16.05 Urdu Asbaaq: ®
16.40 Children's Corner: Cartoons
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat
18.15 Urdu Class: Lesson No.136, Rec.05.01.96
19.30 Liqa Ma'al Arab: Session No.234
Rec.12.12.96
20.25 MTA France: Session de Questions/Reponse
21.05 Atfal Mulaqat: Rec.16.08.00 ®
22.00 Keh Kay Shan: 'Istaghfar'.
22.25 Tarjumatul Quran: Lesson No.175 ®
23.30 Urdu Asbaaq: ®

Thursday 19th April 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Cartoons ®
01.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.234 ®
02.00 Atfal Mulaqat: 16.08.00 ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.136 ®
04.00 KehKay Shan: 'Istaghfar' ®
04.30 Urdu Asbaaq: ®
04.55 Tarjumatul Quran: Lesson No.175 ®
06.05 Tilawat, News
06.40 Children's Corner: Cartoons ®
07.00 Sindhi Programme: F/S By Hazoor
Rec.13.11.96
08.00 Tabarukaat: Hadhrat Maulana Abdul Ata Sb
Jalsa Salana Rabwah 1969
08.55 Liqa Ma'al Arab: Session No.234 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.136 ®
10.55 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.40 Aina: A reply to the allegations made against
Ch. Mohammad Zafrullah Khan Sb.
By Hafiz Shafique-ur-Rehman Sb.
13.05 Q/A Session With Hazoor
14.05 Bengali Service: F/S Sermon by Hazoor
Rec.24.03.95
15.15 Homeopathy Class: Lesson No.11
Rec: 03.05.94
16.25 Children's Corner: Guldasta No.20 ®
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.137, Rec.06.01.96
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.235
Rec: 17.12.96
20.35 MTA Lifestyle: Al Maidah
20.45 Tabarukaat: Jalsa Salana 1969 ®
21.35 Quiz History of Ahmadiyyat No.81
Host: Fahim Ahmad Khadim Sahib
22.10 Homeopathy Class: Lesson No.11 ®
23.35 Aina: Part 2 ®

Friday 20th April 2001

00.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
00.40 Children's Corner: Guldasta No.20 ®
01.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.235 ®
02.10 Tabarukaat: Jalsa Salana 1969 ®
03.00 Urdu Class: Lesson No.137 ®
04.10 MTA Lifestyle: Al Maidah
04.15 Aina: Part 2 ®
04.45 Homeopathy Class: Lesson No.11 ®
06.05 Tilawat, Dars ul Hadith, News
06.45 Children's Corner: Guldasta No.20 ®
07.15 Quiz; History of Ahmadiyyat No.81 ®
07.45 Saraiky Programme: Friday Sermon
Rec.28.07.00
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.235 ®
09.50 Urdu Class: Lesson No.137 ®
10.50 Indonesian Service: Tilawat, Dars ul Hadith
11.45 Nazm & Darood Shareef
12.00 Friday Sermon: From London
13.0 Seerat Sahaba Rasool (saw)
14.00 Documentary: Safar Hum Nay Kiya
14.20 Majlis e Irfan: Rec.04.08.00
15.20 Friday Sermon: ®
16.25 Children's Corner: Class No.45, Part 1
Produced by MTA Canada
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.10 Urdu Class: Lesson No.138
Rec.07.01.96
19.05 Liqa Ma'al Arab: SessionNo.236
Rec.18.12.96
20.10 Speech: Freedom of Mind & Religion
By Maulana Sultan Mehmood Anwar Sb
20.55 Documentary:Safr Hum Nay Kiya ®
21.15 Friday Sermon: ®
22.00 All Pakistan Moshaira
23.00 Majlis Irfan: Rec.04.08.00 ®

Saturday 21st April 2001

00.05 Tilawat, News
00.40 Children's Corner: Class No.45, Part 1
Hosted by Naseem Mehdi Sahib
01.10 Friday Sermon: ®
02.10 Liqa Ma'al Arab: Session No.236 ®
03.20 Urdu Class: Lesson No.138 ®
04.15 Computers for Everyone: Part 95.
Presented By Mansoor Ahmad Nasir Sahib
04.50 Majlis e Irfan: Rec.04.08.00 ®
06.05 Tilawat, Dars e Malfoozat, News
06.50 Children's Class: No.45 Part 1 ®
Produced By MTA Canada
07.20 MTA Mauritius: Classe des enfants
08.25 Interview: Host Hafiz Muzaffar Ahmad Sb
Guest: Mujeeb ur Rehman Sb, Advocate
09.00 Liqa Ma'al Arab: Session No.236 ®
10.05 Urdu Class: Lesson No.138 ®
11.00 Indonesian Service: Various Items
12.05 Tilawat, News
12.35 Computers for Everyone: Part No.95 ®
13.10 German Mulaqat: Rec.16.09.00
14.10 Bengali Service: Various Items
15.15 Quiz Anwar-ul-Aloom: Prog. No.3
Host: Fareed Ahmad Naveed Sb.
16.00 Children's Class: With Huzoor
Rec.21.04.01
17.00 German Service: Various Items
18.05 Tilawat, Dars ul Hadith
18.20 Urdu Class: Lesson No.139
Rec.12.01.96
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.237
Rec:19.12.96
20.55 Arabic Programme: A few extracts
from Tafseer ul Kabeer – No.12
21.20 Children's Class: ®
Rec.21.04.01
22.25 Waqfeen-e-Nau Programme: From Rabwah
22.55 German Mulaqat: Rec.16.09.00 ®

Sunday 22nd April 2001

00.05 Tilawat, News
00.50 Quiz Khutabat-e-Iman
01.05 Liqa Ma'al Arab: Session No.237 ®
02.05 MTA Variety: By Shabir Ahmad
Topic: TarbiyyatN Nau Mabien
02.55 Urdu Class: Lesson No.139 ®
03.55 Seeratun Nabee (saw): Prog. No.29
05.00 Children's Class: Rec.21.04.01 ®
06.05 Tilawat, News
07.05 Quiz Khutbat-e-Imam ®
07.20 German Mulaqat: 16.09.00 ®
08.20 Chinese Programme: Part 39
Islam Amongst Religions
08.45 Liqa Ma'al Arab: Session No.237 ®
09.55 Urdu Class: Lesson No.139 ®
10.55 Indonesian Service: Various Programmes
12.05 Tilawat, News
12.45 Learning Chinese: Lesson No.210
With Usman Chou Sahib
13.15 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat
Rec.17.09.00
14.20 Bengali Service: Various Programmes
15.15 Friday Sermon: From London ®
15.50 Medical Matters: Childcare
16.25 Children's Class: No.125 Final Part
Rec.19.09.98
16.55 German Service: Various Items
18.05 Tilawat,
18.15 Urdu Class: Lesson No.140
Rec. 13.01.96
19.35 Liqa Ma'al Arab: Session No.238
With Arabic Speaking Guests
20.35 MTA Variety: UN Footage from the career
of Sir Mohammad Zafrullah Khan Sb
21.35 Dars ul Quran No. 16
Rec:18.01.98
22.55 Mulaqat: Young Lajna & Nasirat ®

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/ Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 8 Friday, April 6, 2001 Issue No. 14

حاصل مطالعہ

دوست محمد شاہد۔ مؤرخ احمدیت

زوال امت کا حقیقی سبب

نام نہاد مذہبی رہنما

جناب مولوی محمد اکرم اعوان "شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ" کا خطاب ایک تربیتی اجتماع سے:

"قصور عوام کا نہیں، قصور ہمارا ہے۔ ہم جو رہنما بنے بیٹھے ہیں۔ ہم نقلی ہیں۔ ہم باتیں کرتے ہیں جو اپنی نہیں ہوتیں اور شاید خود بھی ان پہ اعتبار نہیں کرتے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو **مسلمان اس ذلّت کو نہ پہنچتے**۔ ہماری ذلت کا سبب یہ ہے کہ ہم جو رہنمائی کا دعویٰ لئے بیٹھے ہیں، ہم باتیں تو کرتے ہیں لیکن وہ ہمارا مقصود نہیں ہوتا اور منبر سے اترتے ہیں تو ہم دوسرے انسان ہوتے ہیں۔"

(الرشد "لاہور" مئی ۲۰۰۰ء صفحہ ۶۰)

اسی حقیقت کی عکاسی کرتے ہوئے جگت ناتھ آزاد نے درج ذیل شعر میں امت مرحومہ کے عوام و علماء کی خوب ترجمانی کی ہے:

بہ فیض مصلحت ایسا بھی ہوتا ہے زمانے میں
کہ رہزن کو میر کارواں کہنا ہی پڑتا ہے

....

غزوۃ الہند میں آنحضرت ﷺ کی شرکت کا عارفانہ تصور

شیخ الاسلام الحافظ حضرت امام نسائی خراسانی (متوفّی ۳۰۳ھ /۹۱۵ء) اپنے زمانہ میں مشائخ مصر کے سرتاج تھے (تذکرۃ الحفاظ از حضرت امام ذھبیؒ)۔ آپ نے اپنی سنن نسائی میں "باب غزوۃ الھند" کے تحت حضرت ثوبان کی حدیث درج فرمائی ہے جس میں ہندوستان میں جہاد اور مسیح موعود کی جماعت کا تذکرہ خود آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے ہوا ہے۔ علاوہ ازیں حضرت ابوہریرہؓ کی دو احادیث بھی زیب قرطاس کی ہیں جن میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر جہاد ہندوستان میری زندگی میں ہوا تو مَیں اس کے لئے اپنی جان اور مال تک قربان کردوں گا۔

جناب مولوی محمد اکرم اعوان "شیخ سلسلہ نقشبندیہ اویسیہ" نے نسائی کی اسی مہتم بالشان حدیث کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ:-

"یاد رکھیں بڑی عجیب بات ہے جن جنگوں میں جس جس جہاد میں جن غزوات میں بنفس نفیس حضور ﷺ نے شرکت فرمائی اسے غزوہ کہتے ہیں، کسی کو اپنا نمائندہ بنا کر بھیج دیا اُسے سریہ کہتے ہیں لیکن یہ چودھویں صدی کے بعد پندرھویں صدی میں جو غزوۃ الہند بپا ہونے کو ہے اسے حضور ﷺ نے غزوہ فرمایا۔ اہل ظرف، اہل علم جانتے ہیں کہ توجہ محمد رسول اللہ کی اتنی ہے کہ اس میں گویا خود حضور ﷺ شرکت فرما رہے ہیں"۔

("الرشد" لاہور مئی ۲۰۰۰ء صفحہ ۲۹)

آیت قرآنی "و آخرین منھم" (سورۃ الجمعۃ) کی تفسیر سے یہ عارفانہ تصور ابھرتا ہے کہ مہدی موعود کا ظہور ہند میں ہوگا کیونکہ آنحضرت ﷺ نے امت محمدیہ کے موعود عیسیٰ ہی کو مہدی قرار دیا ہے (ابن ماجہ حدیث لاالمھدی الّا عیسیٰ، کتاب الفتن)۔

"غزوہ" کے متعلق جناب اعوان کے مذکورہ استدلال سے گویا انہیں تسلیم ہے کہ امام مہدی آنحضرت ﷺ کا بروز کامل ہے جس کا آنا خود آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق خود حضور ﷺ ہی کا آنا ہے اسی لئے سلام پہنچانے اور اس کی بیعت کرنے کی وصیت پوری امّت کو فرمائی اور بایں ہمہ خبر دی کہ:

سَيَاتِي علي النّاس زَمَانٌ ...... يُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ

(مستدرک للحاکم کتاب الفتن جلد ۴، صفحہ ۵۱۲، مطبوعہ بیروت)

کہ لوگوں پر عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے ...... **جبکہ صادق کی تکذیب کی جائے گی۔**

نبیوں کے سردار خاتم النبیین ﷺ نے مہدی امّت کو جو اپنا سلام پہنچانے کا چودہ سو سال قبل ارشاد فرمایا تو اس کی حکمت بھی مندرجہ بالا خبر سے بالکل کھل جاتی ہے کہ آنحضور ﷺ کا مہدی امت اور اس کی جماعت کو اپنے سلام سے یہ خوشخبری دینا مقصود تھا کہ تکذیب سے بے نیاز ہو کر غلبہ دین کے لئے جہاد جاری رکھنا کیونکہ جسے محمد مصطفیٰ نے سلام پہنچایا ہے نہ کوئی اسے تباہ کر سکتا ہے اور نہ اسے غیر مسلم تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

حق تو یہ ہے کہ یہ حضرت خاتم النبیین ﷺ ہی کے سلام کی برکت اور معجزہ ہے کہ جماعت احمدیہ تکذیبوں کے خوفناک زلازل میں سے گزرتے اور دہشت انگیز طوفانوں کو چیرتے ہوئے اپنے امام ھمام کی قیادت میں نہایت برق رفتاری سے ترقی و عروج کی عالمی منازل طے کر رہی ہے اور اسی کے ہاتھ میں عالمی سلامتی اور امن کا محمدی پرچم تھمایا گیا ہے۔ اللّھمّ صلّ علیٰ محمدٍ و علیٰ آل محمدٍ وبارك وسلم انك حميدٌ مجيدٌ

شعبہ تبلیغ لجنہ اماء اللہ فرانس کے زیرانتظام

تیسری تبلیغی کانفرنس برائے فرانکوفون کا بابرکت انعقاد

(رپورٹ: تمثیلہ اعجاز، جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ فرانس)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے لجنہ اماء اللہ فرانس کا شعبہ تبلیغ امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دعوت الی اللہ کے میدان میں بڑی جانفشانی سے سرگرم عمل ہے اور اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اُن کی کوششوں کو پھل بھی عطا کر رہا ہے۔ الحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ نومبایعین کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

شعبہ تبلیغ لجنہ اماء اللہ فرانس کے زیرانتظام مورخہ ۱۰ر فروری ۲۰۰۱ء بروز ہفتہ بعد از دوپہر تیسری تبلیغی کانفرنس کا انعقاد بیت السلام سینٹ پری کے لجنہ ہال میں ہوا۔ سیکرٹری صاحبہ شعبہ ہٰذا محترمہ مسز رقیہ صلاح الدین صاحبہ نے کانفرنس کا پروگرام ترتیب دینے کے بعد فرانکوفون ممبرات کو بھجوایا۔ غیر احمدی خواتین کی ایک بڑی تعداد مدعو تھی جن کا تعلق الجزائر، پاکستان، مالی، مراکش، ماریطانیہ، ماریشس اور مکور سے تھا۔ ساڑھے تین بجے کانفرنس کا آغاز صدر لجنہ فرانس محترمہ مسز نسیم ڈلانوا کی زیر صدارت ہوا۔ کانفرنس میں تلاوتِ قرآن مجید، حمد باری تعالیٰ، حدیث نبوی ﷺ کے علاوہ نواحمدی ممبرات لجنہ نے بہت سے علمی و معلوماتی موضوعات پر نہایت جامع اور ٹھوس تقاریر کیں۔

صدر لجنہ فرانس کا خطاب

صدر لجنہ فرانس نے بھی اس موقع پر خطاب فرمایا۔ انہوں نے اپنے خطاب میں نواحمدی ممبرات لجنہ اور غیر احمدی خواتین کو احمدیت کے بارے میں مفید معلومات پہنچائیں اور قادیان کا نہایت مؤثر رنگ میں تعارف پیش کیا نیز "مسیح کی آمد" کے بارہ میں مختلف مذاہب، قرآن مجید اور احادیث میں جو پیشگوئیاں موجود ہیں اُن کا تفصیلی ذکر فرمایا۔ نیز آپ نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا بھی کی۔

مجلس سوال وجواب

محترم اشفاق ربانی صاحب امیر جماعت فرانس کے ساتھ ایک سوال وجواب کی نشست بھی ہوئی جس میں نواحمدی ممبرات لجنہ اور غیر احمدی خواتین نے اپنے سوالات کے نہایت تسلّی بخش جوابات پاکر خوشی اور اطمینان کا اظہار کیا۔

محترم امیر صاحب فرانس کا خطاب

اس موقعہ پر محترم امیر صاحب نے مختصر خطاب بھی فرمایا۔ آپ نے تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد شعبہ تبلیغ لجنہ فرانس کی کاوشوں پر اظہار خوشنودی کیا۔ نیز فرمایا کہ اردو بولنے والی ممبرات لجنہ کے لئے بھی بہت جلد تبلیغی کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا۔

سال کی بہترین نواحمدی لجنہ کا اعزاز Miss Sabrina Rebal کو دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے۔

اس کانفرنس کی ساری کارروائی فرانسیسی زبان میں ہوئی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان معمولی کاوشوں میں خود ہی برکت ڈال دے اور ہمیں مقبول خدمت دین کی توفیق بخشے نیز سیکرٹری صاحبہ شعبہ تبلیغ لجنہ فرانس اور دیگر تمام کارکنات کو احسن جزا سے نوازے۔ آمین

ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل کا
سالانہ چندہ خریداری
برطانیہ: پچیس (۲۵) پاؤنڈز سٹرلنگ
یورپ: چالیس (۴۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
دیگر ممالک: ساٹھ (۶۰) پاؤنڈز سٹرلنگ
براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کرلیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنا AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔ شکریہ
(مینیجر)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰهُمَّ مَزِّقْهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْهُمْ تَسْحِيقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔